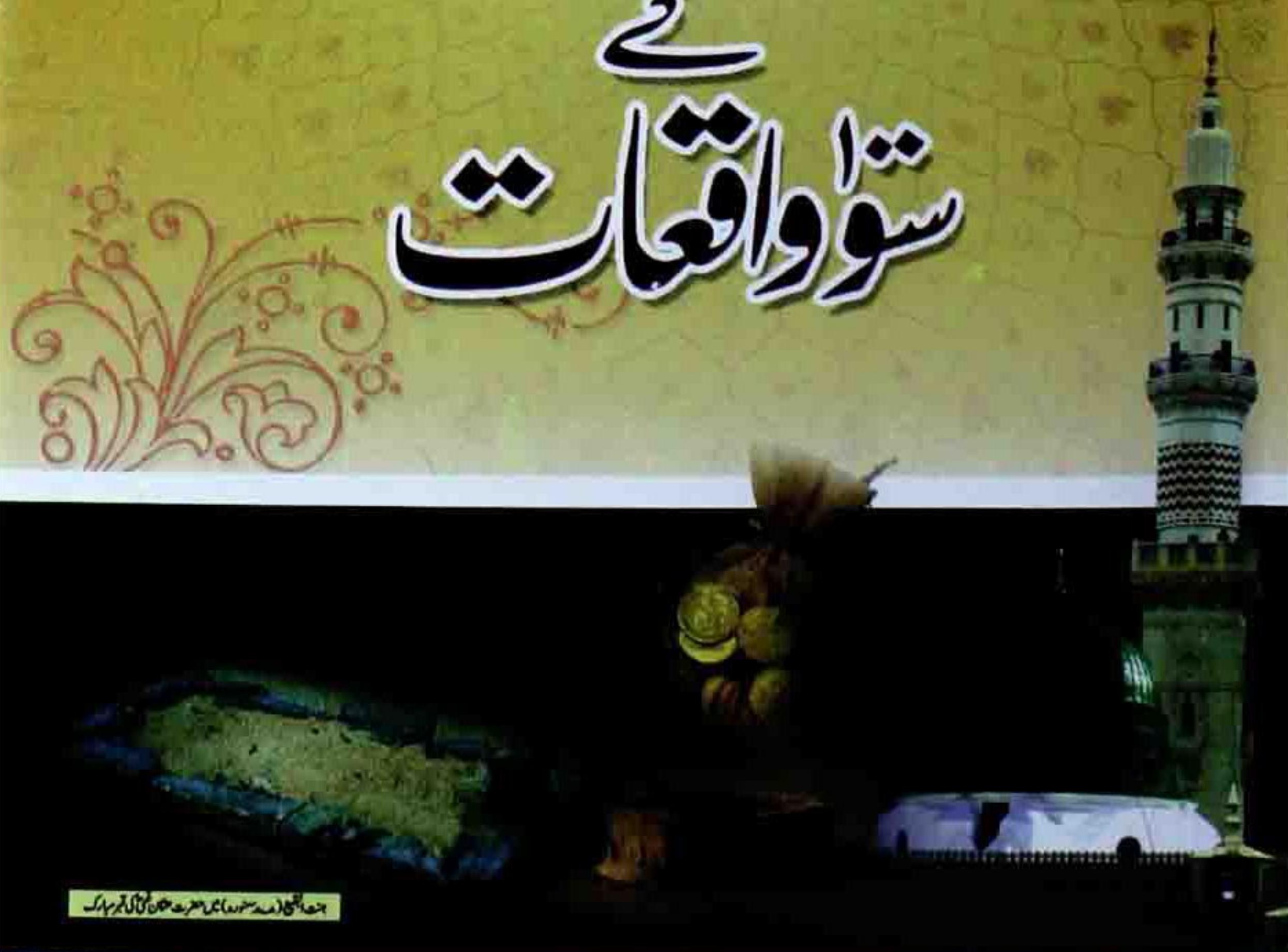


حضرت عثمان غنیؑ کے لال فروز واقعات پیری تصنیف

رضی عنہ
اللہ عزیز

حضرت عثمان غنیؑ کے سرو واقعات



جعائی (مسد سید) میں صرف حسن لائی جا رہا ہے

اک پرنک شاہزادہ لاہور

مصنف:
علاء اللہ محمد سعید قادری

حضرت عثمان عنیٰ کے دل فروز واقعات پرینی تصنیف

رضی عنہ
اللہ عزیز

حضرت عثمان عنیٰ

کے سزو واقعات

مصنف:

علاءہ محمد سعید قادری

اکابر بہبود ناشر

نہج الدین نشر ۳۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	حضرت عثمان غنیؒؑ کے سو واقعات
مصنف:	علامہ محمد مسعود قادری
پبلیشرز:	اکبر بک سلیمز
تعداد:	600
قیمت:	120/-

ملئے کا پتہ

اکبر بک ناشر سلیمز

نیشنل پرینٹر ۳۰ اردو بولڈ لاہور
Mob: 0300-4477371

انتساب

معرفت و محبت کے آسمان

ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رضی اللہ عنہ

کے نام

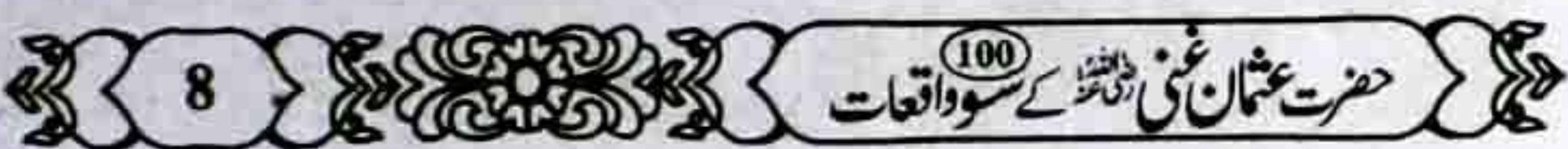
عثمانؑ غنی مثل صبا جن کا ہے کردار
 وہ کامل ایمان و حیاء سر بسر ایثار
 ہاتھ اپنے کو آقا ﷺ نے کہا جب یہ عثمان
 شان ابو عبد اللہ کا مقصود تھا اظہار
 ایک مصحف و قرأت پر کیا قوم کو سمجھا
 وہ معتمد سرویر دیں ، محرم اسرار

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حرف آغاز	11
۲	مختصر حالات	13
۳	۱۔ قبول اسلام کا واقعہ	15
۴	۲۔ حضور نبی کریم ﷺ کا لوگوں میں مقام	19
۵	۳۔ اسلام قبول کر کے بنو امیہ کی دشمنی مولی	21
۶	۴۔ دختر رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ رقیہؓ سے نکاح	23
۷	۵۔ جب شہ کی جانب ہجرت	24
۸	۶۔ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت	26
۹	۷۔ بیس رومہ خرید کر وقف کر دیا	27
۱۰	۸۔ حضرت سیدہ رقیہؓ کا وصال	28
۱۱	۹۔ دختر رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ ام کلثومؓ سے نکاح	30
۱۲	۱۰۔ مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے نائب	32
۱۳	۱۱۔ غزوہ احمد میں حضور نبی کریم ﷺ کے محافظ بنے	33
۱۴	۱۲۔ معاویہ بن مغیرہ کے لئے امان کی سفارش	34

- ۳۵۔ غزوہ ذات الرقائع کے موقع پر مدینہ منورہ میں نائب رسول اللہ ﷺ
- ۳۶۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ کا اشارہ
- ۳۸۔ بیعت رضوان
- ۴۱۔ عثمان (رضی اللہ عنہ) میرے بغیر ہرگز طواف نہیں کرے گا
- ۴۲۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش سے انکار
- ۴۵۔ کاتب وحی
- ۴۶۔ کاتب اسرار
- ۴۷۔ حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا صدقہ
- ۴۹۔ حضرت سیدنا علی المرتضی (رضی اللہ عنہ) کی زردہ
- ۵۰۔ حضور نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا
- ۵۱۔ تمام صحابہ کرام ﷺ سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ ۔
- ۵۲۔ اخلاق میں حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ
- ۵۳۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال
- ۵۵۔ امت کی نجات کا ذریعہ
- ۵۷۔ آپ ﷺ سے حضور نبی کریم ﷺ راضی تھے
- ۵۸۔ اللہ نے سارے گناہ بخشن دیے
- ۵۹۔ جنتی عروس سے نکاح
- ۶۰۔ جامع قرآن اور حبیب الرحمن
- ۶۱۔ آپ ﷺ سے ملائکہ بھی شرم کرتے تھے
- ۶۴۔ امت میں آپ ﷺ سے بڑھ کر حیاء والا کوئی اور نہیں

- ٦٦۔ یادِ رسول اللہ ﷺ اور گرد سے بے پرواہ کر دیتی
- ٦٧۔ ایک صدیق اور دو شہید
- ٦٨۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تحریر لکھی
- ٧٠۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے زیادہ تیمارداری کی
- ٧١۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کرنا
- ٧٣۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ کو مال پیش کرنا
- ٧٥۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اسر خلافت کے لئے چھنا مزدگیاں
- ٧٧۔ منصب خلافت کے لئے بشارت رسول اللہ ﷺ
- ٧٩۔ خلیفہ مقرر کیا جانا
- ٨١۔ عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمٰن کا دشمن ہے
- ٨٣۔ انفاق فی سبیل اللہ
- ٨٤۔ جنت کی بشارت
- ٨٦۔ جسم پر سنگریزوں کے نشان
- ٨٧۔ لباس انتہائی معمولی ہوتا تھا
- ٨٨۔ جھرا سود کو بوسہ دینے کا قصہ
- ٩٠۔ برکت کی دعا
- ٩١۔ لوگ بادشاہوں کی مثل نہ سمجھیں
- ٩٢۔ بصیرت اور بھی فرات
- ٩٣۔ حضرت سیدنا علی الرضا رضی اللہ عنہ کا گستاخ کو جواب
- ٩٥۔ زکوٰۃ کا معاملہ لوگوں کے خمیر پر چھوڑ دیا



96	موت کو ہر وقت یاد کر کے گریہ وزاری کرنا	۵۳
97	فقہی مسائل کے حل کے لئے مکتوباتِ نبوی ﷺ کا سہارا لیتے	۵۴
99	خوفِ خداوندی	۵۵
100	حضور نبی کریم ﷺ کے ہر قدم کے عوض غلام آزاد فرمائے	۵۶
102	بدسلوکی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا قہر	۵۷
103	ہر مزان کی دیت کی رقم خود ادا فرمائی	۵۸
105	مال کی تقسیم کے لئے منادی کرنا	۵۹
106	عوامِ الناس کے مسائل پر توجہ دینا	۶۰
107	گورزوں کا احتساب	۶۱
108	مسجد نبوی ﷺ کی توسعہ	۶۲
109	قرآن مجید کو اصل حالت میں راجح کرنا	۶۳
111	اپنی فراست سے فتنہ کو ختم کیا	۶۴
112	مدینہ منورہ کو سیلا ب سے محفوظ بنانے کے لئے بند کی تغیری	۶۵
113	مہربارک رسول اللہ ﷺ کی گمشدگی	۶۶
114	پھروں کا تسبیح بیان کرنا	۶۷
116	بعض رکھنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے رسول اللہ ﷺ کا انکار	۶۸
117	اسراف پر پکڑ ہوگی	۶۹
119	فطریِ رحمدی کی بناء پر لوگوں نے تنقید شروع کی	۷۰
120	عبداللہ بن سبا، شرپندوں کا سراغنہ تھا	۷۱
121	ایک اعتراض کا جواب	۷۲

- ۷۳۔ شرپسند مدینہ منورہ میں
۱22
- ۷۴۔ اشتہر کی شرائیزیاں
۱24
- ۷۵۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنا
۱27
- ۷۶۔ رب باری تعالیٰ سے ملاقات کی بشارت
۱29
- ۷۷۔ تم نے تلوار کو اپنی گردنوں پر رکھ لیا
۱30
- ۷۸۔ بدسلوکی کرنے والے کے ہاتھ کٹ گئے
۱31
- ۷۹۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کرنا
۱32
- ۸۰۔ مدفن کی پیشگی خبر دینا
۱34
- ۸۱۔ مدفین میں ملائکہ کی شرکت
۱35
- ۸۲۔ بعض رکھنے کا انجام
۱36
- ۸۳۔ حضور نبی کریم ﷺ سے معابدہ کی پاسداری
۱37
- ۸۴۔ ایک مسلمان کو قتل کرنا گویا تمام مسلمانوں کو قتل کرنا ہے
۱39
- ۸۵۔ میری وجہ سے کسی مسلمان کا خون نہ بہایا جائے
۱40
- ۸۶۔ غنی وہ ہے جو اپنا ہاتھ اور تلوار روک لے
۱41
- ۸۷۔ صبر تمہارے لئے بروزِ حرث صحبت ہو گا
۱42
- ۸۸۔ میں جنگ نہیں چاہتا
۱43
- ۸۹۔ تم جنگ و جدل سے بچو
۱44
- ۹۰۔ ہمارا یگی رسول اللہ ﷺ سے محرومی گوارا نہیں
۱45
- ۹۱۔ حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ مکو نصیحت
۱46
- ۹۲۔ مجھے خون کی حاجت نہیں
۱47

- 93۔ حضرت سیدنا امام حسنؑ کو قول سے منع فرما۔ 148
- 93۔ تم مجھے نا حق قتل کرنا چاہتے ہو۔ 149
- 95۔ روزِ حشر تک تمہارے اختلافات کبھی ختم نہ ہوں گے 150
- 96۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کو امیر الحج مقرر فرما۔ 152
- 97۔ شہادت ذوالنورینؓ 153
- 98۔ قاتلین کے لئے آگ اور ذلت کے گڑھے 156
- 99۔ مدفین ذوالنورینؓ 158
- 100۔ اکابر صحابہ کرامؓ پر سکتہ طاری ہو گیا 159



حروف ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات با برکات پر بے شمار درود وسلام۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دست اقدس پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیعت ہوئے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار مکہ مکرمہ کے امراء میں ہوتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مالی مدد کا انتظام فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے مال کے ذریعے مسلمانوں کو ہر ممکنہ سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرم و حیاء کے پیکر تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کی بناء پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے میکے بعد دیگرے اپنی دو صاحزادیوں کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کیا اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین بھی کہا جائے ہے۔

ذری منشور قرآن کی سلک بھی

زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صلحِ حدیبیہ کے موقع پر اپنے ہاتھ کو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا تھا اور آپ

رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور دریادی کی تعریف فرمائی۔

جیش عسرہ کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہ! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے محبت راضی ہوں تو بھی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو جائے۔

اللہ غنی مرتبہ عثمان غنی کا
وہ نرم روی اور رواداری کا معیار

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائزہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سب سے زیادہ صلح رحمی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے سیدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ”حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سو واقعات“، کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين

مسعود قادری

مختصر حالات

آپ ﷺ کا اسم گرامی ”عثمان“ ہے اور کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمرو ہے۔ آپ ﷺ کا لقب ذوالنورین ہے۔ آپ ﷺ کے والد عفان ابن ابی العاص اور والدہ اروئی بنت کریز ہیں۔ آپ ﷺ کا سلسلہ نسب عبد مناف پر حضور نبی کریم ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی نانی ام حکیم بیضا، جناب عبد المنطلب کی بیٹی اور حضور نبی کریم ﷺ کی سگی پھوپھی تھیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ واقعہ فیل کے چھ برس بعد طائف میں پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کا شمار بنی امیہ کے معززین میں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے دورِ جاہلیت میں راجح تمام مردجہ علوم پر عبور حاصل کیا اور آپ ﷺ کا شمار قریش کے ان چند افراد میں ہوتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے خاندانی پیشے تجارت کو اپنا روزگار بنایا اور آپ ﷺ ابتداء میں اپنا سامانِ تجارت لے کر دیگر ممالک کا سفر کیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ ابتداء سے ہی اپنی فیاضی اور سخاوت کی بناء پر شہرت رکھتے تھے اور اسی لئے ”غنی“ کے نام سے مشہور تھے۔ آپ ﷺ نے بعثتِ نبوی ﷺ کے آغاز میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی تحریک پر اسلام قبول کیا اور دینِ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا مال و اسباب سب ذینِ اسلام اور مسلمانوں

کے لئے وقف کر دیا۔ آپ ﷺ کی نیک عادات کی بناء پر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں حضرت سیدہ رقیہ اور حضرت سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح کیے بعد دیگرے آپ ﷺ سے کیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ، حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اریؑ کی شہادت کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دورِ خلافت میں دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے بے پناہ خدمات انجام دیں۔ آپ ﷺ کا زمانہ خلافت قریباً بارہ برس پر محیط ہے اور آپ ﷺ کے زمانہ خلافت میں دین اسلام کی سرحدیں ہند تک پھیل گئیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے زمانہ خلافت میں بیت المال سے موذن کے لئے تنخواہ مقرر کی گئی، عیدین کی نماز سے قبل خطبہ کا آغاز ہوا، لوگوں کو زمینوں کے مالکانہ حقوق دیے گئے، بیت المال کے جانوروں کے لئے چراگاہیں تعمیر کی گئیں، عجیر میں اذان کی نسبت آواز پست رکھنے کا حکم دیا گیا، تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا گیا اور جمعہ کی اذان کے ساتھ دوسری اذان کا اضافہ کیا گیا اور اس کے علاوہ بھی کئی دیگر احسن امور کا آغاز کیا گیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو ۱۸ ذی الحجه بروز جمعہ ۳۵ھ کو شرپندوں نے شہید کیا۔ بوقت شہادت حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی عمر مبارک بیاسی برس تھی۔ آپ ﷺ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

جال دی پر گوارا نہ ہوئی
دھرم بھی خدمت دیں میں رہے سرشار

قصہ نمبر ۱

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضور نبی کریم ﷺ نے جس وقت نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی عمر مبارک ۳۲ برس تھی۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے چند مسلمانوں میں سے تھے۔ آپؑ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اپنے قبولِ اسلام کے واقعہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا اس وقت ابتداء میں چند افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ میں ایک روز اپنی خالہ سعدی بنت کریمؓ کے گھر گیا۔ خالہ کے گھر حضور نبی کریم ﷺ کے دعویٰ نبوت کا تذکرہ چھڑ گیا۔ میری خالہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے آپؓ کی تعریف فرمائی اور کہا کہ ”وہ صادق اور امین ہیں اور وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں پھر انہوں نے کاہنوں کے انداز میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

”عثمان (ؑ) ! تمہاری دوازداج ہوں گی جو نہایت حسین اور خوب سیرت ہوں گی، تم نے اس سے پہلے کبھی ایسی حسین عورتیں نہ دیکھی ہوں گی اور نہ ہی انہوں نے تم جیسا خاوند۔ یہ عورتیں

نبی کی صاحبزادیاں ہوں گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ نبی محمد رسول اللہؐ میں ہیں۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں کہ خالہ کی باتیں سننے کے بعد میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے پاس گیا جو اس وقت اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں نے اپنی خالہ کی تمام باتیں ان کے گوش گزار کیں تو انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

”عثمان (رضی اللہ عنہ) تم سمجھدار اور معاملہ فہم ہو اور ہر کام میں غور و فکر سے کام لیتے ہو، تم جانتے ہو کہ یہ پتھر کے بے جان بٹ نہ تو کسی کو کچھ فائدہ دیتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، اگر یہ پتھر کے بت ہمیں کچھ فائدہ و نقصان نہیں دے سکتے تو یہ ہمارے رب کسے ہو سکتے ہیں؟“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں اس کے بعد آپؐ نے مجھے اسلام کی دیگر باتیں بتائیں۔ میں ان کی باتوں سے متاثر ہوا اور ان سے کہنے لگا آپؐ درست کہتے ہیں کہ یہ پتھر کے بت واقعی ہمارے معبد نہیں ہو سکتے۔ پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے کہا کہ

”تمہاری خالہ نے درست کہا حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبی برحق بنایا کر بھیجا ہے تاکہ وہ مخلوقِ خدا کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیں۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں کہ مجھ پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی باتوں کا اثر ہوا اور انہوں نے جس طرح دلائل کے ساتھ مجھے دین اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا اس سے میرے دل میں دین اسلام کے متعلق کسی قسم کا کوئی شبہ

باقی نہ رہا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں کہ میں شش و پنج میں بتلا تھا کیونکہ میرا خاندان بنو ہاشم کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد ان کا دشمن ہو چکا تھا اور میرے خاندان کا ایک سردار ابو جہل، حضور نبی کریم ﷺ سے دشمنی میں پیش پیش تھا۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ، حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کے ہمراہ اس جگہ سے گزرے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؑ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا اور فرمایا۔

”اے عثمان (ؓ)! اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی مہمانی کے لئے بلاتا ہے تم اس کی دعوت قبول کرو، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری اور تمام مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے، اسلام قبول کرنے میں ہی سب کی بھلائی اور بہتری ہے اور میں تمہیں اسی بھلائی اور بہتری کی دعوت دیتا ہوں۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے تو آپ ﷺ نے بغیر کسی تردود کے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ اسلام قبول کرنے والے اس وقت چوتھے مسلمان تھے۔ آپ ﷺ سے قبل ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجہ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا علی المرتضیؑ اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خالہ کی کہی ہوئی باتیں بھی صحیح ثابت ہوئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں آپ ﷺ کی نکاح میں آئیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ملاقات سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اپنے حلم، حسن خلق اور صحبت نبوی ﷺ کی تاثیر سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی محبت میں ایسی گفتگو فرمائی تھی کہ میرے دل میں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کی خواہش پیدا ہو گئی تھی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے اس عشق کی بدولت بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان کی تبلیغ میں ایک کشش تھی جس کی وجہ سے جو بھی ان کی بات سنتا وہ ان کو رد نہ کرتا تھا۔

○○○

قصہ نمبر ۲

حضرت بی کریم ﷺ کا لوگوں میں مقام

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی حضور بی کریم ﷺ سے پہلی ملاقات ہوئی تو اس وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ بھی آپؓ کے ہمراہ تھے اور وہ اس ملاقات سے بیشتر آپؓ کے دل میں دین اسلام کی حقانیت واضح کر چکے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضور بی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپؓ کا ہم لوگوں میں کیا مقام ہے؟ حضور بی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب حضور بی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے کلمہ سنا تو کانپ اٹھے۔ پھر حضور بی کریم ﷺ نے سورہ الذاریات کی آیات ذیل کی تلاوت فرمائی:

”اے لوگو! یقین لانے والوں کے لئے زمین میں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی کئی نشانیاں ہیں، کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے پس قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی، یہ بات حق ہے اور ایسی ہی یقینی ہے جیسے تم بول رہے ہو۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ کلمات نے تو آپؑ نے حضور نبی کریم ﷺ سے استدعا کی کہ انہیں بھی دائرہ اسلام میں داخل فرمائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو کلمہ پڑھایا اور آپؑ نے اپنے خاندان کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ دین اسلام قبول کرنے کے بعد آپؑ کے تعلقات حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مزید گہرے ہو گئے اور آپؑ کو حضور نبی کریم ﷺ کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔



قصہ نمبر ۳

اسلام قبول کے بنو امیہ کی دشمنی مولیٰ

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے اپنے قبیلہ کی مخالفت کرتے ہوئے اسلام قبول کیا تھا اور اس بات کا آپؑ کو اندازہ تھا کہ آپؑ کے قبیلے والے آپؑ کی مخالفت کریں گے لیکن آپؑ نے ان کی مخالفتوں کی کچھ پرواہ نہ کی اور خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی غلامی میں دے دیا، وہ غلامی جس پر آپؑ تادم شہادت فخر کیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو بھی حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی طرح اپنے خاندان کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور آپؑ کے خاندان والوں بالخصوص آپؑ کے چچا حکم بن العاص نے آپؑ کو تشدد کا نشانہ بنایا اور ایک کرے میں بند کر دیا اور کہا میں تمہیں اس وقت تک آزاد نہ کروں گا جب تک تم دین اسلام کو نہیں چھوڑ دیتے۔ اس دوران آپؑ کو رسیوں میں جکڑ کر مارا جاتا، آگ جلا کر دھواں دیا جاتا مگر آپؑ دین اسلام پر قائم رہے۔ جب حکم بن العاص نے دیکھا کہ اس کا بھتیجا کسی بھی طرح دین اسلام چھوڑنے پر راضی نہیں تو اس نے آپؑ کو آزاد کر دیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا شمار قریش کے معززین میں ہوتا تھا لیکن آپؑ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا جو اس سے قبل حضور نبی کریم ﷺ جو کہ

نبوت کے اعلان کرنے سے پہلے تک قریش کی نظروں میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے اور جن کی ایمانداری ہر شک و شب سے بالاتر تھی، ان کو اعلانِ نبوت کے بعد مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ جو کہ قریش کے معاملہ فہم لوگوں میں شمار ہوتے تھے ان کو مظالم کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ یہی سلوک آپؓ جو کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مکہ میں لوگوں کی فلاج و بہبود کے کاموں کی وجہ سے ایک نمایاں مقام کے حامل تھے آج ان کی اذیتوں کو برداشت کر رہے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے خاندان بنو امیہ نے آپؓ سے قطع تعلقی اختیار کر لی۔ آپؓ نے ان تمام باتوں کے باوجود خلوص نیت سے حضور نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا اور اپنے جان و مال سے دین اسلام کی آبیاری کی۔

○○○

واقعہ نمبر ۴

دختر رسول اللہ ﷺ

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی شرافت اور دین اسلام کے ساتھ خلوص کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے ساتھ نکاح کے وقت حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف بارہ برس تھی۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحزادی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابواللہ کے بیٹے عقبہ سے ہوا جو حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد طلاق پر ختم ہو گیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اور حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی بعثتِ نبوی ﷺ کے تیرے سال ہوئی۔ یہ ایک کامیاب شادی شدہ جوڑا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اے اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ صاحبِ حیثیت تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے آرام و آسائش کا ہر ممکن خیال رکھا۔

۰۰۰

واقعہ نمبر ۵

جبشہ کی جانب ہجرت

حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد چند ایک لوگ مسلمان ہوئے اور جو مسلمان ہوئے ان پر مشرکین مکہ نے ظلم و ستم کے پھاڑ توڑ دیے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا کہ مشرکین مکہ کے ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ جبشہ میں اس وقت ایک نیک سیرت عیسائی بادشاہ نجاشی حمران تھا۔ ہجرتِ جبشہ کا واقعہ بعثتِ نبوی ﷺ کے چھٹے سال پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو جبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ نجاشی اپنی مہماں نوازی اور پرہیزگاری کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا تھا اس لئے آپ ﷺ کو اس بات کا یقین تھا کہ وہ صحابہ کرام ﷺ کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے گا۔ مسلمانوں کی یہ پہلی ہجرت تھی جو مشرکین مکہ کے مظالم کی وجہ سے انہیں کرنی پڑی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی گئی۔ اس ہجرت کے پہلے قافلے میں بارہ مرد اور چار خواتین شامل تھیں جو مکہ مکرمہ سے پہلے جده اور پھر وہاں سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر سمندری راستے سے ج بشہ پہنچے۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ بھی اپنی زوجہ شہزادی رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ رقیہؓ کے ہمراہ جبشہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں

سب سے پہلے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے اپنی زوجہ حضرت سیدہ رقیہؓ کے ہمراہ جبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے کچھ عرصہ تک حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے حالات کی خبر نہ ہوئی اس دوران قریش کی ایک عورت جبشہ سے مکہ آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت سے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اور اپنی بیٹی حضرت سیدہ رقیہؓ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اور حضرت سیدہ رقیہؓ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ ایک جانور پر سوار تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت کی بات سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں کا حامی و ناصر ہو، حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنیؑ پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اختیار کی۔

صحابہ کرام ﷺ کی پہلی جماعت جس نے جبشہ کی جانب ہجرت کی ان میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ، حضرت سیدہ رقیہؓ، حضرت ابو حذیفہ، حضرت سہلہ بنت سہیل، حضرت مصعب بن عسیر، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو سلمہ بن عبد اللہ، حضرت ام سلمہ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت یلیلی بنت ابی حیثہ، حضرت ابو سبرہ، حضرت حاطب عمر اور حضرت سہیل بن بیضاؑ شامل تھے۔

- حضرت سیدنا عثمان غنیؑ ہجرت کرنے والے پہلے قافلے کے سربراہ تھے۔ آپؑ نے جبشہ میں بھی تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس دوران آپؑ کو خبر می قریش نے اسلام قبول کر لیا جس کی وجہ سے آپؑ مکہ مکرمہ واپس آگئے مگر جب معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے تو دوبارہ جبشہ کی جانب ہجرت کر گئے۔

واقعہ نمبر ۶

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

بعثت نبی ﷺ کے تیرہ سال مشرکین مکہ کے مظالم برداشت کرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے دیگر مسلمانوں کو جو مکہ مکرمہ میں موجود تھے انہیں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا اور خود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ ہجرت کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی جب شے سے اپنی زوجہ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مدینہ منورہ پہنچے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری حضرت اوں بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے مدینہ منورہ میں ہستی باڑی کا پیشہ اختیار کیا۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کو خدمت اسلام کا زیادہ موقع میر آنے لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران مسلمانوں کے لئے فلاحی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ ہستی باڑی میں آپ رضی اللہ عنہ کی محنت اور لگن کو دیکھ کر عبوئے کئی انصاریوں نے اپنی زمینیں آپ رضی اللہ عنہ کو ہستی باڑی کے لئے دے دیں۔

واقعہ نمبر ۷

بیسر رومہ خرید کر وقف کر دیا

حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ منورہ میں
یتھے پانی کا صرف ایک ہی کنوں تھا جس کا نام ”بیسر رومہ“ تھا اور اس کا مالک ایک
یہودی تھا جو اس کا پانی فروخت کرتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ
کرام ہی اللہ چونکہ بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ آئے تھے اس لئے ان کے
لئے اس کنوں سے پانی خریدنا بہت دشوار تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کنوں کا
تذکرہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے کیا اور آپؑ نے اس کنوں کو بھاری رقم
کے عوض خرید کر اسے وقف کر دیا۔

○○○

واقعہ نمبر ۸

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

رمضان المبارک ۲۳ھ میں حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جسے تاریخ میں غزوہ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی جبکہ ان کے مقابلے میں کفار کی تعداد قریباً ایک ہزار تھی اور وہ ہر طرح کے جنگی ساز و سامان سے لیس تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب حضور نبی کریم ﷺ سے اس غزوہ میں شامل ہونے کی درخواست کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی بیمار زوجہ حضرت سیدہ رقیہؓ کی تیارداری کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں جنگ میں شرکت کا بھرپور ثواب ملے گا چنانچہ آپؓ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے اور آپؓ کی زوجہ اور دختر رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ رقیہؓ وصال فرمائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر میں کامیابی کے بعد جب مال غنیمت تقسیم کیا تو اس مال غنیمت میں سے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو بھی حصہ دیا جو اس بات کی گواہی تھی کہ آپؓ کو اصحاب بدر کے برابر ثواب ملا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ، حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ہمراہ حضرت سیدہ رقیہؓ کی تدفین میں مصروف تھے حضرت زید بن حارثہؓ غزوہ بدر میں فتح کا پیغام لے کر آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو بھی اپنی نورِ نظر حضرت سیدہ رقیہؓ کے وصال کی خبر ملی تو آپ ﷺ بھی بے حد غمگین ہوئے۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ، حضرت سیدہ رقیہؓ کے وصال کے بعد حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے رشتہ کے ختم ہونے پر انہیٰ افرادہ تھے۔



واقعہ نمبر ۹

دختر رسول اللہ ﷺ

حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب میری بہن ام حفصة رضی اللہ عنہا، حضرت حمیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یوہ ہوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حفصة (رضی اللہ عنہا) سے کر دو۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔ جب کچھ دن گزرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حفصة (رضی اللہ عنہا) سے کروادوں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت پیغمبر ﷺ میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد میری بہن کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہو گیا اور حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما سے ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما کے وصال کے بعد روتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس لئے رورہا ہوں کہ میرا آپ ﷺ کے ساتھ جو تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبرايل علیہ السلام آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ آپ ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح ان سے کر دیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمان لی کہ مطابق حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور مہر حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما کے برابر ہی مقرر فرمایا۔



واقعہ نمبر ۱۰

مددینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو تیار ہوئے

کے نائب

ربیع الاول ۳ھ میں حضور نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ خند کے علاقے زوارہ میں بنی تغلبہ اور محارب کے مشرکین جمع ہیں اور وہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس اطلاع کے ملتے ہی لشکر اسلامی کو تیار ہونے کا حکم دیا جس میں چار سو پچاس گھڑ سوار مجاہدین شامل تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس معرکہ پر روانگی کے وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک بنی تغلبہ اور محارب کا محاصرہ کئے رکھا جس کے بعد وہ میدانِ جنگ سے فرار ہو گئے۔

○○○

قصہ نمبر ۱۱

غزوہ احمد میں حضور نبی کریم ﷺ

کے محافظ بنے

شوال ۳۴ھ میں مشرکین مکہ اور لشکر اسلام کے درمیان احمد کے مقام پر ایک اور معرکہ پیش آیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کی۔ ابتداء میں اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی لیکن تیر اندازوں کا وہ لشکر جسے حضور نبی کریم ﷺ نے احمد پہاڑ کی جانب تعینات کیا تھا وہ جگہ چھوڑ کر مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گیا اور کفار نے اس جانب سے لشکر اسلام پر حملہ کر دیا جس سے لشکر اسلام کو بھاری جانی نقصان ہوا اور قریب اسٹر کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے جن میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس دوران جب کفار نے حضور نبی کریم ﷺ پر حملہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کو اپنے حصار میں لے لیا اور آپ ﷺ کی حفاظت کرنے لگے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اپنے حصار میں لیا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

○○○

قصہ نمبر ۱۲

معاویہ بن مغیرہ کے لئے امان کی سفارش

شوال ۳ھ میں حضور نبی کریم ﷺ مجاہدین کے ایک لشکر کے ہمراہ حمراہ الاسد پہنچے۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حمراہ الاسد پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے دو افراد کو گرفتار کیا جن میں ابوغزہ نامی ایک شاعر بھی تھا جسے غزوہ بدر میں قید کیا گیا اور اس شرط پر رہا کیا گیا کہ وہ کبھی دوبارہ مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں آئے گا۔ ابوغزہ نے چونکہ وعدہ خلافی کی تھی اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا جبکہ دوسرا شخص معاویہ بن مغیرہ تھا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے معاویہ بن مغیرہ کی سفارش کی جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے اس شرط پر کہ وہ تین دن کے اندر مدینہ منورہ چھوڑ دے اس کو امان دے دی۔ معاویہ بن مغیرہ نے اپنا قیام مدینہ منورہ میں تین دن سے زیادہ کر لیا جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارہ بن ثابتؓ کو بھیج کر اسے قتل کروادیا۔

قصہ نمبر ۱۳

غزوہ ذات الرقائع کے موقع پر

مدینہ منورہ میں نائب رسول اللہ ﷺ

۲۵ھ میں حضور نبی کریم ﷺ مجاہدین کے ایک لشکر کے ہمراہ کفار کے چند گروہوں اور یہودیوں کے کچھ باعی قبائل کی سرکوبی کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اس غزوہ کو غزوہ ذات الرقائع کہا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ آپؑ نے حضور نبی کریم ﷺ کی غیر موجودگی میں مدینہ منورہ کا انتظام اسی طریقے سے چلا یا جس طرح حضور نبی کریم ﷺ چلا یا کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۱۴

غزوہ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ کا اشار

رجب المرجب ۹ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے تمیں ہزار مجاہدین کے لشکر کے ہمراہ شام اور مصر کے عیسائی رومیوں سے مقابلے کے لئے رخت سفر باندھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کا فیصلہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے اپل کی کہ وہ اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے جنگ کے لئے نوساونٹ، سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار فراہم کئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کی اس سخاوت کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔

”آج کے بعد عثمان (ؓ) جو کچھ بھی کرے گا اس کو اس کچھ نقصان نہ ہوگا۔“

حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے چالیس ہزار درہم جنگ کے لئے فراہم کئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ نے اپنا نصف مال جنگ کے لئے فراہم کیا جکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے اپنا تمام مال جنگ کے لئے فراہم کر دیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے لشکر اسلام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک تہائی لشکر کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لیا اور اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور دیگر سامانِ حرب کے علاوہ ایک ہزار دینار بھی حضور نبی کریم

بشنیجہم کو دیئے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنیؑ غزوہ تبوک سے قبل اپنا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے شام بھیج رہے تھے جس میں دوسراونٹ شامل تھے آپؑ نے وہ دوسراونٹ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

حضرت خذیفہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے دس ہزار دینار غزوہ تبوک کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپؑ ان دیناروں کو دیکھتے اور دعا فرماتے تھے۔

”اے اللہ! میں عثمان (ؑ) سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“

ایک روایت کے مطابق غزوہ تبوک کے موقع پر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہو گئی حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو کہیں چلے گئے اور جب کچھ دیر بعد لوٹ کر آئے تو آپؑ کے پاس سامان خوردونوش سے بھرے ہوئے اونٹ تھے اور آپؑ نے تمام لشکر اسلام کی کفالت کی۔



قصہ نمبر ۱۵

بیعت رضوان

یکم ذی الحجه ۹ھ میں حضور نبی کریم ﷺ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی قصوی پر سوار تھے جو کہ حدیبیہ کے مقام پر جا کر بیٹھ گئی۔ حدیبیہ گاؤں مکہ مکرمہ سے بارہ میل کے فاصلے پر جانب مغرب واقع ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا ان کی اونٹنی اس مقام سے آگے بڑھنے میں انکاری ہے تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں قیام کرنے کا حکم دیا۔ حدیبیہ میں قیام کے دوران ہی حضور نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی کہ مشرکین مکہ نے ان کی آمد کو غلط انداز میں لیا ہے اور وہ ان سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کو سفیر بنایا کہ بھیجا تاکہ وہ معززین مکہ کو جا کر بتائیں کہ ہم صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی ملاقات اب ان بن سعید بن العاص سے ہوئی جن کے ہمراہ آپ ﷺ ان کے گھر روانہ ہو گئے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے اب ان بن سعید بن العاص کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کا پیغام ابوسفیان اور دیگر معززین مکہ کو پہنچایا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس پیغام کے جواب میں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمہیں بیت اللہ شریف کے طواف کی اجازت دیتے ہیں لیکن حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر اشکر اسلام کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک طوافِ کعبہ نہ کر دوں گا جب تک حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر لیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد معززین مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس روک لیا جس کے بعد اشکر اسلام میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بات پر بیعت کی کہ جب تک ہم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ نہیں لے لیتے تب تک ہم میدانِ جنگ سے راہ فرار اختیار نہ کریں گے خواہ ہماری جانیں ہی کیوں نہ چلی جائیں۔

اس بیعت میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کے لئے پیش کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضور نبی کریم ﷺ کے دستِ حق پر اس بیعت کو بیعتِ رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

”اے پیغمبر! جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ حقیقت میں

اللہ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں تھا
پس جس نے اس عہد کو توڑا اس نے عہد شکنی کی اور اس پر اس کا
وابال عنقریب پڑے گا اور جس نے اس عہد کو پورا کیا اس نے
اللہ کے ساتھ کیا گیا وعدہ پورا کیا پس اللہ عنقریب اس کو اجر عظیم
عطافرمائے گا۔“

جب معززین مکہ کو اس بیعت کی خبر ہوئی تو وہ پریشان ہو گئے۔ انہوں نے
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا اور ساتھ ہی صلح کے لئے ایک وفد بھی
حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ
معاہدہ حدیبیہ کی شرائط طے کیں جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے بھی دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کی طرح دستخط کئے۔

○○○

قصہ نمبر ۱۶

عثمان (رضی اللہ عنہ) میرے بغیر

ہرگز طواف نہیں کرے گا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو جب حضور نبی کریم ﷺ نے بطور سفیر مکہ مکرمہ بھیجا تو کچھ صحابہ کرامؓ نے کہا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) خوش نصیب ہیں وہ بیت اللہ شریف کی زیارت کر لیں گے جبکہ ہمیں معلوم نہیں کہ ہمیں یہ سعادت نصیب ہوتی ہے یا نہیں؟

حضور نبی کریم ﷺ کو جب اپنے صحابہ کرامؓ نے کہا کہ بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

”عثمان (رضی اللہ عنہ) ہرگز طواف نہیں کرے گا جب تک ہمیں مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مل جائے گی۔“

○○○

قصہ نمبر ۱۷

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش سے انکار

۶۸ھ میں مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے حلیف قبلیے بنی خزانہ کے مقابلے بنی بکر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنی خزانہ کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ مشرکین مکہ کا یہ اقدام معاهدہ حدیبیہ کی صریحاً خلاف درزی تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے معززین مکہ کو لکھ بھیجا کہ وہ بنی خزانہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کریں اور آئندہ سے بنی بکر کی حمایت کا اعلان نہ کریں۔ اگر معززین مکہ کو یہ دونوں شرائط منظور نہیں ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ معاهدہ حدیبیہ ختم ہو گیا ہے۔

مشرکین مکہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی ان شرائط کو مانتے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ معاهدہ برقرار رہے۔ اس مقصد کے لئے وہ مدینہ پہنچا اور حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے کی کوشش کی۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے انکار کے بعد ابوسفیان، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے سفارش کی درخواست کی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا لیکن حضرت سیدنا

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مدد کرنے سے یکسر انکار کر دیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد ابوسفیان، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے حضور نبی کریم ﷺ سے سفارش کی درخواست کی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ابوسفیان کو انکار کر دیا کہ وہ اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

ابوسفیان جب ہر جانب سے مایوس ہو کر واپس مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا۔ لشکر کی تیاری کے لئے جنگی ساز و سامان کے علاوہ خوراک اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیش پیش رہے۔

رمضان المبارک ۸ھ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا جس کی تعداد دس ہزار تھی۔ لشکر اسلام کا پہلا پڑاؤ کہ مکرمہ کے نواح میں ہوا جہاں ابوسفیان نے حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کو دارالامان قرار دیا اور اعلان کروایا کہ

”جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا اس کے لئے امان ہے، جس شخص نے اپنے گھر کو بند کر لیا اس کے لئے امان ہے اور جو شخص ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہو گیا اس کے لئے بھی امان ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ اس اعلان کے بعد اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ کسی کو بھی ان کے مقابلے میں آنے کی ہمت نہ پڑی۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اور مشرکین مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جس کے بعد مشرکین مکہ جو ق در جو ق دارہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔



قصہ نمبر ۱۸

کاتب وحی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور اس ضمن میں ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنا زانو مبارک حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سہارا دیئے ہوئے تھے اور میں آپ ﷺ کی پیشائی پر موجود پسینے کے قطروں کو صاف دیکھ رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور فرمایا۔

”عثمان (رضی اللہ عنہ)! لکھو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی امت میں یہ منصب باعزت لوگوں کو ہی عطا کیا ہے۔“



قصہ نمبر ۱۹

کاتب اسرار

حضرت جعفر بن محمدؑ سے منقول ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ
 جب مجلس میں تشریف فرماتے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؑ، حضور نبی کریم
 ﷺ کے دامیں جانب جبکہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ با میں جانب اور حضرت سیدنا
 عثمان غنیؑ، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے تشریف فرماتے اور حضرت سیدنا
 عثمان غنیؑ، حضور نبی کریم ﷺ کے کاتب اسرار تھے۔

○○○

قصہ نمبر ۲۰

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صدقہ

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مکہ مکرہ تشریف لائے اور جمعہ کے دن دارالندوہ میں داخل ہوئے اور ارادہ کیا دارالندوہ سے مسجد الحرام کے جانے میں ذرا نزدیکی رہے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر گھر کی ایک کھوٹی پر ڈال دی۔ اس پر ایک کبوتر وہاں کے کبوتروں میں سے آکر بیٹھا اس کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اڑا دیا اس پر ایک سانپ لپکا اور اس نے اسے مار ڈالا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ سے فارغ ہوئے تو میں اور حضرت سیدنا عثمان غنیؓ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”تم دونوں میرے اوپر ایک ایسی شے کے بارے میں حکم لگاؤ جو میں نے آج کے دن کیا، میں اس گھر میں داخل ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہاں سے مجھے مسجد الحرام میں جانے میں نزدیکی رہے گی، میں نے اپنی چادر ایک کھوٹی پر ڈالی اور اس پر ایک کبوتر آن بیٹھا، مجھے ڈر ہوا کہیں یہ میری چادر پلیڈ نہ کر دے میں نے اسے اڑا دیا اور وہ ایک اور کھوٹی پر جا بیٹھا جہاں ایک

سانپ نے اسے مارڈاں میں نے خیال کیا کہ میں نے اسے
ایک ایسی جگہ سے اڑایا جو اس کے لئے امان تھی چنانچہ اس کی
موت واقع ہوئی۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
”آپ رضی اللہ عنہ اس کے کفارہ میں دو دانتی بھوری بکری کے صدقہ
کریں چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔“

○○○

قصہ نمبر ۲۱

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی زرہ

جس وقت حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوئی اس وقت حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی مالی حالت بہتر نہ تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اپنی زرہ نیچ کرو لیں کا انتظام کریں۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ لی اور مدینہ منورہ کے بازار میں چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ لے کر بازار میں کھڑے تھے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے یوں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ یہاں اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے کھڑے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ چار سو درہم میں خرید لی اور پھر وہ زرہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو تحفہ دے دی۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے تمام ماجرا جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ ایشارہ دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعاۓ خیر فرمائی۔

قصہ نمبر ۲۲

حضرور نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے، لوگوں کو بھوک کیختی لگی یہاں تک کہ آثارِ غم ہم ایک دوسرے کے چہروں پر دیکھ رہے تھے۔ منافقین کے چہرے اس وقت خوشیوں سے دمکرہ ہے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا۔

”اللہ کی قسم! سورج غالب نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ساتھ آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت چودہ اونٹ مع غلہ کے خریدے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر منافقین کے چہروں پر غم کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔

قصہ نمبر ۲۳

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ
حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کی صاحزادی حضرت سیدہ رقیہ بنت پیغمبر ﷺ کے پاس گیا ان کے ہاتھ میں اس وقت کنگھی تھی۔ حضرت سیدہ رقیہ بنت پیغمبر ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابھی حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے ہیں اور میں نے ان کے سر میں کنگھی کی تو انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو کیسا خیال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا بھلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

”تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کا اکرام ملحوظ رکھنا اس لئے کہ وہ اخلاق میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہے۔“

○○○

قصہ نمبر ۲۴

اخلاق میں حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ

حضرت عبدالرحمن بن عثمان قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بسردھورہی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اے میری بیٹی! تو عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خدمت اچھے طریقے سے کیا کر کیونکہ یہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اخلاق میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔“



قصہ نمبر ۲۵

حضرت نبی کریم ﷺ کا طاہری وصال

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ بجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہو نے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں پیٹ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیدنا علی الرضا رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بینچے گئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تکوارمیان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزر ج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کابوسہ لیا اور عرض کیا۔

”یار رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرمائے۔“

پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

”اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرمائے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرماجائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اللہ پاؤں پھر جاؤ گے۔“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

قصہ نمبر ۲۶

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

”اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ میں نے ایسا نہیں کیا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزر نے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا۔

”تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی بات سن کر فرمایا۔

”امیر المؤمنین! آپؓ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیدنا عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ کے گزر نے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا۔

”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لاٹ نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے رسول اور بندے ہیں۔

قصہ نمبر ۲۷

آپ ﷺ سے حضور نبی کریم ﷺ

راضی تھے

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے گھر چار روز سے فاقہ تھا۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے کئی اونٹ غلہ، کھجوروں اور گیہوں کے لادے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ اس وقت مسجد نبوی ﷺ میں نوافل ادا فرمائے تھے۔ آپ ﷺ جب مسجد نبوی ﷺ سے تشریف لائے تو آپ ﷺ کو حضرت سیدنا عثمانؓ کے لائے ہوئے راشن کی خبر ہوئی۔ آپ ﷺ دوبارہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لے گئے اور کافی دیر تک یہی دعا فرماتے رہے۔

”اے اللہ! میں عثمان (ؓ) سے راضی ہوا تو بھی عثمان (ؓ)
سے راضی ہو جا۔“

○ ○ ○

قصہ نمبر ۲۸

اللہ نے سارے گناہ بخش دیئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ تمام رات حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے لئے دعا فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اگلے روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

”اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ نے تیرے گناہ بخش دیئے جو تو نے پہلے کئے اور جو تو بعد میں کرے گا اور جو تو نے ظاہر کئے اور جو تو نے چھپ کر کئے اور وہ گناہ بھی جو قیامت تک ہونے والے ہیں۔“

○○○

قصہ نمبر ۲۹

جنتی عروس سے نکاح

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط پڑا تو حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے ایک ہزار اونٹ مع غلہ کے تقسیم کئے۔ اس رات میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یار رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا بے حد شوق تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اس وقت میں جلدی میں ہوں کیونکہ عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ہزار اونٹ صدقہ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے خوش ہو کر ان کا نکاح جنت کی ایک عروس کے ساتھ کیا ہے اور میں اس نکاح کی محفل میں شریک ہونے جا رہا ہوں۔“

○○○

قصہ نمبر ۳۰

جامع قرآن اور حبیب الرحمن

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے حضور نبی کریم ﷺ کے کسی حکم کی تعمیل کے سلسلے میں کہیں گئے ہوئے تھے۔ راستے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ”عمر (رضی اللہ عنہ) تم مجھ سے افضل ہو اس لئے امامت کے فرائض تم انجام دو گے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ ”عثمان (رضی اللہ عنہ) بہت اچھا انسان ہے، وہ میرا داماد ہے، اللہ نے میرے نور کو اس کے ساتھ جمع فرمایا ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد پھر بھی امامت سے انکار کر دیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”میں حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو کیسے بھول سکتا ہوں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) جامع قرآن اور حبیب الرحمن ہیں۔“



قصہ نمبر ۳۱

آپ ﷺ سے ملائکہ بھی شرم کرتے تھے

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ بستر مبارک پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے میری چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ دیر بات چیت کی اور واپس لوٹ گئے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے یہاں تک کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بات چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جانے کے کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنیؑ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے کہا کہ اپنی چادر سنجالو۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ حاضر ہوئے اور کچھ دیر تک حضور نبی کریم ﷺ سے بات

چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہم، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے آنے پر لیٹے رہے اور جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہم انہ کر بیٹھ گئے اور میری چادر بھی مجھے واپس لوٹا دی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ

”عثمان (رضی اللہ عنہ) شر میلے ہیں اور مجھ ڈر تھا کہ اگر میں اسی حالت میں رہا تو وہ اپنی بات مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے اور میں ایسے شخص سے شرم کیوں نہ کروں جس سے ملائکہ بھی شرم کرتے ہیں۔“

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم حجرہ مبارک میں لیٹے ہوئے تھے اور میں ان کے نزدیک تھی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم کی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اس دوران حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم نے انہیں اجازت دے دی اور وہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر تشریف لائے۔ ابھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تشریف لائے کچھ دیر، ہی گزری تھی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم انہ کر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہم نے اپنی پنڈلیوں کو ڈھانپ لیا اور مجھے کہا کہ میں یہاں سے ہٹ جاؤں۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اندر

آنے کی اجازت دی۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کچھ دیر بعد جب یہ
تینوں حضرات واپس چلے گئے تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا جب
میرے والد محترم اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ پرستور
لیٹے رہے، نہ ہی اپنی پنڈلیوں کو ڈھانپا اور نہ ہی مجھے ہٹنے کے لئے کہا لیکن جب
حضرت سیدنا عثمان غنیؑ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مجھے بھی ہٹا دیا اور خود
اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی ڈھانپ لیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اے عائشہ (ذی القہما)! میں اس شخص سے کیوں حیاء نہ کروں

جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔“

○○○

قصہ نمبر ۳۲

امت میں آپ ﷺ سے بڑھ کر
حیاء والا کوئی اور نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میری امت میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کوئی حیاء والا نہیں
ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم
ﷺ تشریف فرماتھے اور آپ ﷺ کے پیچے ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتنے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم
ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ جمرہ مبارک میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد سعد
بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت
طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور وہ بھی جمرہ مبارک میں
داخل ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنیؑ تشریف لائے اور انہوں
نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ام
المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم پیچے ہٹ جاؤ اور پھر اپنے
دونوں زانوں کو ڈھانپ لیا اور حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو اندر آنے کی اجازت

دی۔ جب کچھ دیر بعد یہ تینوں حضرات واپس چلے گئے تو ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ جب میرے والد اور ان کے ساتھی تشریف لائے تو آپ ﷺ نے نہ ہی مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور نہ اپنے زانو ڈھانپے اور جب حضرت سیدنا عثمان غنیؑ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے بھی ہٹنے کا حکم دیا اور اپنے زانو بھی ڈھانپ لئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ فرشتے عثمان (رضی اللہ عنہ) سے حیاء کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتے ہیں اور اگر عثمان (رضی اللہ عنہ) آ جاتے اور تم میرے قریب ہوتیں تو وہ مجھ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔“



قصہ نمبر ۳۳

یادِ رسول اللہ ﷺ اور دگر دسے

بے پرواہ کردیتی

حضرت سعد بن ابی و قاص ؓ سے مردی ہے فرماتے ہیں کہ میرا گزر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے نزدیک سے ہوا۔ میں نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے میرے سلام کا کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کو بلوایا اور ان سے دریافت فرمایا تو حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے کہا کہ مجھے سعد (ؓ) کے سلام کرنے کا کچھ علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تو حضور نبی کریم ﷺ کو یاد کر رہا تھا اور جب میں حضور نبی کریم ﷺ کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھ اور دل پر ایک پرده پڑ جاتا ہے جس کے بعد مجھے اپنے اردوگردی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

○○○

قصہ نمبر ۳۴

ایک صدیق اور دو شہید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احمد پھاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنیؑ بھی تھے۔ احمد پھاڑ پر زلزلہ آگیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے بیوی سے احمد پھاڑ کو ٹھوکر لگانی اور فرمایا۔

”اے احمد! نہ پڑھ جا تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔“



قصہ نمبر ۳۵

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کی خلافت کی تحریر لکھی

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔

”میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔“

پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ

”آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر

سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔“

اس کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو۔۔۔

”ابو بکرؓ بن ابو قافلہؓ نے عمر ابن خطابؓ کو خلیفہ نامزد کیا۔“



قصہ نمبر ۳۶

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی سب سے زیادہ تیارداری کی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے وقف فرمایا تھا۔

○○○

قصہ نمبر ۳۷

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا

مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کرنا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے بیت المقدس پر چڑھائی کی تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صور تحال حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی جس پر آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اوٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اوٹ پر سوار ہو گا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریبہ سفر کرتا ہوا یہ قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اوٹ پر غلام سوار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اوٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ عیسائیوں نے سمجھا کہ شاید اوٹ سوار ہی

امیر المؤمنین ہیں اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شاندار استقبال کیا۔

اس دوران حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم آگئے اور انہوں نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے جبکہ ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غصبنماک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجمیوں کی سی صورت بنالی۔ انہوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رؤساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اور رؤساء بیت المقدس کے درمیان امن معاهدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دستخط کئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا بلاں رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو اذان دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیدنا بلاں رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی فرماش پر اذان دی جس سے زمانہ نبوی ﷺ کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

قصہ نمبر ۳۸

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا

آپ رضی اللہ عنہ کو مال پیش کرنا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مردی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے جاتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یafe رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیدنا عثمان غنیؑ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یafe رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مال کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کرلو اور جو نجی جائے وہ مجھے لوٹا دو۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سئی تو گھننوں کے بل بیٹھ گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ مال اس وقت اللہ کے پاس

نہیں تھا جب حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ کھال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا بے شک یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم ﷺ حیات تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر حضور نبی کریم ﷺ کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روئے ہوئے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ نفع ہونہے خارہ۔



قصہ نمبر ۳۹

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلیفہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جا کر حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی الرضا، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاو۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے پرداز کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ پنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے پرداز کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرلو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے میرے بھائیوں کو بلا او۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن اور سعد رضی اللہ عنہم ہیں چنانچہ ان حضرات کو بلا یا گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد تم چھ کے علاوہ کسی کو اس امر کے لائق نہیں

پاتا اور جب تک تم میں استقامت ہے لوگوں کا امر بھی استقامت پر رہے گا نیز فرمایا
کہ میرے وصال کے بعد ان سب کو ایک کرے میں بند کر دینا جہاں یہ خود میں سے
ایک خلیفہ منتخب کر لیں اور اگر ان کی رائے برابر ہو جائے تو پھر یہ تمہیں یعنی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رائے بنائیں اور خلیفہ کے حتمی فیصلہ ہونے تک حضرت صہیب
رومی رضی اللہ عنہ امامت کے فرائض انجام دیں گے۔



قصہ نمبر ۴

منصب خلافت کے لئے

بشارت رسول اللہ ﷺ

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (ؓ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوبخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (ؓ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوبخبری دو کہ ابو بکر (ؓ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

○ ○ ○

قصہ نمبر ۴۱

خلیفہ مقرر کیا جانا

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی المرتضی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اس کام کو تین کے حوالے کر دو چنانچہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے حوالہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ میں خود کو اس امر سے دستبردار کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ایک طرف لے گئے اور کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو ان کی اطاعت کریں گے؟

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور ان کو ایک طرف لے

گئے اور کہا کہ اگر آپ ﷺ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت سیدنا علی الرضاؑ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا آپ ﷺ ان کی اطاعت کریں گے؟

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دست حق پر بیعت کر لی جس کے بعد حضرت سیدنا علی الرضاؑ اور دیگر لوگوں نے آپ ﷺ کے دست حق پر بیعت کی اور آپ ﷺ خلیفہ منتخب ہوئے۔



قصہ نمبر ۴۲

عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمن کا دشمن ہے

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک طباق لے کر آئے جو جنت کے سیبوں سے لبریز تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے طباق حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ کر عرض کیا۔

”یار رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس میں سے اس شخص کو عنایت کجھے جو آپ ﷺ کو پیارا ہو۔“

یہ طباق ایک نورانی خوان پوش سے ڈھکا ہوا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس طباق میں داخل کر کے ایک سیب نکالا دیکھتے کیا ہیں کہ اس کی ایک جانب لکھا ہوا تھا یہ خدا کا تحفہ ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اور اس کی دوسری جانب یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بعض رکھنے والا بے دین ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دوسرا سیب اٹھایا۔ اس کے ایک طرف تو یہ لکھا تھا یہ خدا ہے وہاب کا تحفہ ہے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے لیے اور دوسری جانب یہ لکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا دشمن جہنمی ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے تیرا سیب اٹھایا جس کے ایک جانب یہ لکھا تھا یہ خدا ہے منان و حنان کا تحفہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے لئے اور دوسری طرف یہ لکھا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمن کا دشمن ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے طباق میں سے چوٹھا سیب انھایا جس کے ایک جانب لکھا تھا یہ خدا نے غالب کا تحفہ ہے علیؑ بن ابی طالب کے لیے اور دوسری جانب لکھا تھا علیؑ کا دشمن خدا کا دوست نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان عبارات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بے حد حمد و ثناء بیان فرمائی۔



قصہ نمبر ۴۳

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں تقطیر پڑ گیا۔ اتفاق سے ان دنوں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے کئی سواونٹ غلے کے تجارت کی غرض سے منگوائے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ غلے کے اونٹ انہیں فروخت کر دیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انکار کر دیا جس سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غلے کے تمام اونٹ اہل مدینہ میں تقسیم کر دیئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بیچے؟

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ان کی قیمت کم دے رہے تھے جبکہ میں نے انہیں اپنے رب کے ہاتھوں زیادہ منافع پر فروخت کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا جواب نا تو آپ رضی اللہ عنہ کے اس انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے بے حد خوش ہوئے۔

○○○

قصہ نمبر ۴۴

جنت کی بشارت

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ عشرہ مبشرہ وہ دس خوش نصیب صحابی رسول ﷺ ہیں جنہیں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مردی سے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں موجود تھا اور اس باغ کا دروازہ بند تھا۔ اچانک دروازہ پر دستک ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اُخڑا اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوبخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ تھے۔ میں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو جنت کی خوبخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ ﷺ، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کچھ دیر بعد دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوبخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عمر فاروقؓ تھے۔ میں نے انہیں جنت کی خوبخبری دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ فرماتے ہیں کہ کچھ دیر بعد دروازے پر ایک مرتبہ پھر دستک ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو اور کہو کہ عنقریب تم ایک آزمائش سے گزرنے والے ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عثمان غنیؑ تھے۔ میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔ پھر آپؑ اندر آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرمادیں گے۔



قصہ نمبر ۴۵

جسم پر سنگریزوں کے نشان

حضرت سیدنا امام حسنؑ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو دیکھا آپؑ مسجد نبوی شریف میں اپنے سرہانے ایک چادر رکھے سو رہے تھے۔ لوگ آتے تو آپؑ اٹھ کر بیٹھ جاتے اور جب لوگ چلے جاتے تو آپؑ لیٹ جاتے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہتا جو لوگ آتے آپؑ ان کی بات نہایت توجہ سے سنتے۔

حضرت سیدنا امام حسنؑ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ دو پھر کا کھانا کھانے کے بعد مسجد نبوی شریف میں جا کر قیولہ فرماتے تھے جب آپؑ اٹھتے تو آپؑ کے جسم پر سنگریزوں کے نشان ہوتے تھے۔ آپؑ اہل مدینہ میں سب سے مالدار تھے لیکن آپؑ کی یہ حالت تھی کہ مسجد کے کھلے فرش پر لیٹتے تھے یہاں تک کہ جسم پر سنگریزوں کے نشان پڑ جاتے۔

قصہ نمبر ۶

لباس انتہائی معمولی ہوتا تھا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگرچہ مال دار تھے لیکن پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ کا لباس نہایت معمولی ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی چادر کی قیمت زیادہ سے زیادہ آٹھ درہم تھی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی قمیض کی قیمت بھی آٹھ درہم سے زیادہ نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ پاؤں میں جو جو قل پہنچتے تھے وہ باریک تھے والی اور درمیان سے کٹی ہوئی ہوتی تھی۔

حضرت عبد الملک بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے روز مسجد نبوی شریف میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک عدنی موٹا تھہ بند باندھ رکھا تھا جبکہ ایک معمولی کوفی چادر آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر تھی۔

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نمازِ جمعہ کے وقت منبر پر بیٹھے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت جیسا کہ اس کی قیمت کسی طرح بھی پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔



قصہ نمبر ۴۷

حجراسود کو بوسہ دینے کا قصہ

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے ساتھ طواف کیا اور ہم نے حجراسود کو بوسہ دیا۔ میں اس جانب تھا جو بیت اللہ شریف کے ساتھ متصل ہے اور جب ہم رکن غربی پر پہنچے تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو کھینچا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اس گوشہ کو بوسہ دیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے دریافت کیا کہ
”تم مجھے کیوں کھینچ رہے ہو؟“

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس گوشہ کا استلام نہ کریں گے؟ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا۔

”کیا تم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟“

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں کیا ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا۔

”کیا تم نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں مغربی کونوں کا استلام کیا ہے؟“

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا۔

”تو پھر کیا تمہارے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی اقتداء کافی نہیں ہے؟“

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا۔

”تو پھر اپنے آپ کو اس کونے سے دور رکھو۔“

○○○

قصہ نمبر ۴۸

برکت کی دعا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؑ کی شادی میں شرکت کی۔ جب آپؑ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپؑ نے فرمایا۔

”میں روزہ سے ہوں مگر میں نے یہ پسند کیا کہ میں اپنے مسلمان بھائی کی دعوت میں شریک ہوں اور اس کے لئے برکت کی دعا کروں۔“

○○○

قصہ نمبر ۴۹

لوگ بادشاہوں کی مثل نہ سمجھیں

امام سیہقی علیہ السلام نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے مکرہ سے آتے پڑا اور پھر جاتے تھے اور لوگ جب مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے سوار ہوتے تو اپنے پچھے بچوں کو بٹھا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”میں اس وجہ سے ایسا کرتا ہوں تاکہ لوگ مجھے بادشاہوں کی طرح نہ سمجھیں کہ جس کی سواری کے پچھے بچے چلتے ہوں۔“

○○○

قصہ نمبر ۵۰

بصیرت اور پنجی فراست

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس آئے، راستہ میں انہوں نے ایک عورت کو دیکھا تھا جو بہت حسین تھی۔ آپ ؓ نے فرمایا۔

تم میں سے کچھ لوگ میرے پاس آتے ہیں جن کی آنکھوں میں واضح زنا کے آثار ہوتے ہیں۔“

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیا حضور نبی کریم ﷺ کے بعد وحی نازل ہوئی؟ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا۔
”نہیں مگر بصیرت اور پنجی فراست ہے۔“

○○○

قصہ نمبر ۵۱

حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کا گستاخ کو جواب

ابو اسحاق عین الدین کی روایت ہے ایک شخص نے حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کے سامنے کہا کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ (معاذ اللہ) جہنمی ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس شخص نے کہا انہوں نے نئی بات ایجاد کی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا کہ

”اگر تیری کوئی بیٹی ہو تو کیا تو اس کی شادی بغیر مشورہ کے کرے گا؟“

اس شخص نے کہا ہرگز نہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا۔

”تو کیا میری رائے حضور نبی کریم ﷺ کی رائے جو انہوں نے اپنی دو بیٹیوں کے بارے میں کی اس سے بہتر ہو سکتی ہے اور تو مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی یہ بات بھی بتا کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کی کام کا ارادہ فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے تھے یا نہیں؟“

اس شخص نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ استخارہ کرتے تھے۔ حضرت سیدنا

علی المرتضیؑ نے فرمایا۔

”کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خیر کی رائے دی یا نہیں؟“

اس شخص نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو خیر کی رائے دی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا۔

”تو پھر تو مجھے بتا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی رائے حضور نبی کریم ﷺ کی دونوں بیٹیوں کی شادی کے معاملے میں درست نہ تھی اور اگر تو نے کبھی دوبارہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کئے تو میں تیری گردان اڑا دوں گا۔“

○○○.....○

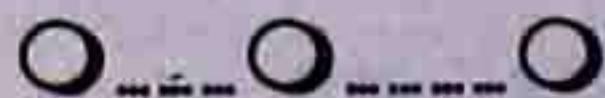
قصہ نمبر ۵۲

زکوٰۃ کا معاملہ لوگوں کے ضمیر پر چھوڑ دیا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بہت سے پیچیدہ امور کا فیصلہ بھی کیا ہے اور ان فیصلوں کو سراہا بھی گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی وصولی کا نظام ختم کر کے لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ اپنے مال سے زکوٰۃ خود ادا کریں۔ جب ماہ رمضان شروع ہوتا یا ماہ محرم الحرام شروع ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ منادی کرواتے کہ زکوٰۃ نکالنے کا مہینہ آگیا ہے اپنے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”میں زکوٰۃ کا معاملہ تم لوگوں کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا امر ہے۔“

چنانچہ یہ طے کیا گیا زراعت، معدنیات اور اس سے ملحقة دوسری چیزوں کی زکوٰۃ حکومت وصول کرے گی جبکہ نقد رقم اور سونا، چاندی کی زکوٰۃ مسلمان اپنے ضمیر کے مطابق جوان پڑا جب الادا ہوگی اب سے ادا کریں گے۔



قصہ نمبر ۵۳

موت کو ہر وقت یاد کر کے گریہ وزاری کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ ہمہ وقت موت کو یاد کر کے رہتے رہتے تھے۔ آپؑ اکثر دیشتر جنت البقع تشریف لے جاتے اور زار و قطار رویا کرتے تھے۔ آپؑ کے سامنے اگر کسی غیر مسلم کا جنازہ بھی گزر جاتا تو آپؑ احتراماً کھڑے ہو جاتے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے غلام حضرت ام ہانیؓ سے منقول ہے کہ آپؑ کسی قبر پر کھڑے ہو جاتے اور اس قدر روتے کہ آپؑ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

○○○

قصہ نمبر ۵۴

فقہی مسائل کے حل کے لئے

مکتوباتِ نبوی ﷺ کا سہارا لیتے

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ میں دینی بصیرت بہت زیادہ تھی۔ آپؑ کو قرآن مجید کی تلاوت کا بے حد شغف تھا جس کی وجہ سے آپؑ ہمہ وقت تلاوت قرآن پاک میں مشغول رہتے تھے۔ فقہی مسائل پر اور اجتہادی امور پر آپؑ کا کوئی مدد مقابل نہ سمجھا جاتا تھا۔ حج، زکوٰۃ، جزیہ، خراج اور دیگر دینی امور سے متعلق آپؑ نے کئی اہم فیصلے کے جبکہ فن تقریر اور مکتوب نویسی میں آپؑ بے مثل تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس حضور نبی کریم ﷺ کے مکتوبات اور دستاویزات موجود تھیں جن کی مدد سے آپؑ اکثر و بیشتر فقہی مسائل کے حل میں راہنمائی حاصل کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس طلاق کا ایک مقدمہ آیا جس میں مرد نے حالت نشہ میں طلاق دی تھی۔ آپؑ نے اپنی دینی بصیرت کی بناء پر فیصلہ دیا کہ حالت نشہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے سامنے ایک ایسا مقدمہ

پیش آیا جس میں ایک عورت کا پہلا شوہر جو کہ لاپتہ ہو گیا تھا اور اس عورت نے دوسرا
نکاح کر لیا تھا وہ واپس آگیا۔ آپ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ
”اس عورت کو پہلا شوہر طلاق دے اور اس عورت کو مہر ادا کرے
تو درست ہے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو دوسرے شوہر کے لئے
طلاق ہے اور وہ عورت اپنی عدت پوری کرنے کے بعد پہلے
شوہر سے رجوع کر سکتی ہے اور اس عورت کے دوسرے شوہر
کے لئے مہر ادا کرنا واجب ہو گا۔“



قصہ نمبر ۵۵

خوفِ خداوندی

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دل میں خوفِ خدا بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپؑ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی دلجوئی اور اس کی رضا کے طالب رہتے تھے۔ آپؑ پر خشیتِ خداوندی کی وجہ سے اکثر دبیشتر لرزہ طاری ہو جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے اس لرزہ کی وجہ دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اور اگر یہ منزل آسان ہو تو سمجھ لو کہ باقی تمام منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ دورانِ تلاوت قرآن مجید جب حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی عذاب والی آیت کی تلاوت کرتے تو آپؑ خوفِ خداوندی کی وجہ سے بے تحاشہ رونا شروع کر دیتے۔



قصہ نمبر ۵۶

حضور نبی کریم ﷺ کے ہر قدم کے عوض غلام آزاد فرمائے

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ، حضور نبی کریم ﷺ کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت میرے گھر تشریف لا میں اور کھانا تناول فرمائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی دعوت قبول فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آپ ﷺ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ، حضور نبی کریم ﷺ کے پیچے پیچے چلنے شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قدم مبارک جو آپ ﷺ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑتا سے گنتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔

”عثمان رضی اللہ عنہ! تم میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں،
 میں چاہتا ہوں آپ ﷺ کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض
 آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں۔“
 چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے گھر تک حضور
 نبی کریم ﷺ کے جتنے قدم مبارک زمین پر پڑے تھے اسی قدر غلام آزاد فرمائے۔

○ ○ ○ .

قصہ نمبر ۵۷

بدسلوکی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا قہر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنیؑ مسجد نبوی مسجد میں منبر نبوی پر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک بد بخت جس کا نام ”جہاہ غفاری“ تھا اس نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ سے عصا مبارک چھین کر اسے توڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی حلیم الطبع کی وجہ سے اس شخص کو کچھ نہ کہا لیکن اللہ تعالیٰ کا قہر اس شخص پر نازل ہوا اور اس کا وہ ہاتھ جس سے اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے عصا چھینا تھا وہ ہاتھ آہستہ آہستہ گل سڑ گیا اور ایک سال بعد وہ شخص درد کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔



قصہ نمبر ۵۸

ہر مزان کی دیت کی رقم خود ادا فرمائی

ہر مزان ایرانی لشکر کا سالارِ اعلیٰ تھا اس نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ ہر مزان نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں رہنے کی درخواست بھی کی جسے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبول فرمالیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے فیروز ابولولو کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے سے پہلے ہر مزان کے پاس دیکھا گیا تھا اور جس خبر سے اس نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہ خبر بھی ہر مزان کے پاس موجود تھا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس خبر کو شناخت کیا اور بتایا کہ انہوں نے یہ خبر ہر مزان کے پاس دیکھا تھا نیز فیروز ابولولو بھی ہر مزان کے پاس موجود تھا اور ان کے ساتھ ایک عیسائی غلام جفینہ بھی تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مشتعل ہو کر ہر مزان کو قتل کر دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر مارتے دیکھا۔ حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا۔ ہر مزان زخموں کی تاب نہ لاسکا اور مر گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت صہیب روی رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت عارضی طور پر مند خلافت پر تشریف فرماتھے۔

حضرت صہیب رومیؓ نے یہ معاملہ نئے منتخب ہونے والے خلیفہ پر چھوڑ دیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ جب مند خلافت پر بیٹھے اور تمام لوگ آپؓ کے دست حق پر بیعت کر چکے تو آپؓ کی خدمت میں حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کو پیش کیا گیا کہ انہوں نے نو مسلم ہر مزان کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ نے ہر مزان کے قتل کا اعتراف کیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؓ نے مجلس شوریٰ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے مشورہ دیا حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کو قصاص کے بد لے میں قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت سیدنا علی المرتضیؓ کے مشورے پر اعراض کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی کل ہی حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو شہید کیا گیا ہے اور آج ان کے بیٹے کا خون بھایا جائے یہ مناسب نہیں۔

حضرت عمرو بن العاصؓ کے مشورے کی تائید مجلس شوریٰ کے بقیہ تمام ارکان نے بھی کی جس پر حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کر سکتا کہ جس شخص کا باپ شہید کیا گیا ہو آج اس کو بھی قتل کروادوں۔ اس کے بعد آپؓ نے اپنے مال میں سے ہر مزان کی دیت کی رقم ادا کی اور دیت کی رقم باقاعدہ بیت المال میں جمع کروادی۔

قصہ نمبر ۵۹

مال کی تقسیم کے لئے منادی کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے زمانہ خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں اور بے شمار مال غنیمت بیت المال میں جمع ہوا۔ آپؑ نے بیت المال سے لوگوں کے وطاائف مقرر کئے اور جن لوگوں کے پہلے سے وطاائف مقرر تھے ان میں اضافہ کیا تاکہ لوگ خوشحال ہو سکیں۔ بیت المال سے وطاائف کی ادائیگی کے علاوہ ضرورت مندوں اور محتاجوں کو اشیائے ضروریہ بھی دی جاتی تھیں۔ شہد، کپڑا اور گھمی وغیرہ تقسیم کئے جاتے تھے۔

حضرت سیدنا امام حسنؑ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو منادی کرتے دیکھا وہ اعلان کر رہے تھے کہ ”اے لوگوا صبح اپنے اپنے وطاائف لینے آؤ۔“ پس لوگ آئے اور اپنے وطاائف لے کر جانے لگے اور پھر شام کے وقت یہ منادی کرتے۔

”اے لوگو! آؤ اور اپنے روز بینے لیتے جاؤ۔“

چنانچہ لوگ جو ق در جو ق آتے اور روز بینے لے کر جاتے۔

○○○

قصہ نمبر ۶۰

عوام الناس کے مسائل پر توجہ دینا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا یہ معمول تھا کہ نمازِ جمعہ کے خطبہ کے لئے جب منبر پر تشریف لاتے تو خطبہ کے آغاز سے قبل دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں سے ان علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے اور اگر ان کے کوئی مسائل ہوتے تو متعلقہ گورنرزوں کو ان لوگوں کے مسائل حل کرنے کا حکم دیتے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اپنے پاس آئے ہوئے سالمین کی بات انتہائی توجہ اور غور سے سنتے۔ اس سلسلے میں آپؑ نے یہ اعلان کروار کھا تھا کہ اگر کسی شخص کو حاکم سے کوئی شکایت ہو تو وہ حج کے موقع پر آئے اور اس شکایت کو ان تک پہنچائے۔ آپؑ نے تمام مقررہ شدہ گورنرزوں کو یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ عوام الناس کی شکایات سنیں اور ان کے مسائل کے حل کی طرف فوری توجہ کریں تاکہ عوام الناس کا اعتماد حاکموں پر بحال ہو۔

○○○

قصہ نمبر ۶۱

گورزوں کا احتساب

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نظامِ خلافت کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے گورزوں کا احتساب بھی کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد سب سے پہلے امراء اور گورزوں کے مال و اسباب کی تحقیق کی اور ان کے مال و اسbab کا تمام ریکارڈ مرتب کرنے کے بعد ان کے مال و اسbab کی وقتاً فوقاً تحقیق بھی کرتے رہتے۔ اس معاملے میں آپ رضی اللہ عنہ مختلف وفود ان علاقوں میں بھیجتے جہاں کے گورز کا احتساب کرنا ہوتا۔ ان گورزوں کی نگرانی کے لئے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک کمیٹی بنارکھی تھی تاکہ کسی بھی شخص کو کوئی اعتراض باقی نہ رہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مقرر کردہ گورزوں سے کسی بھی قسم کی رعایت کے قائل نہ تھے اور اگر کسی گورز کے خلاف کوئی شکایت ملتی تو اس کا فوری نوٹس لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی انہی کاؤشوں کی بدولت اسلامی حکومت کا نظم و نسق بہتر ہوا۔ اس سلسلے میں بہترین مثال حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہے۔ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ مصر کے گورز تھے۔ جب انہوں نے مصر کے خراج میں کمی کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مصر کی گورزی سے ہٹا دیا۔

قصہ نمبر ۶۲

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسعہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد الحرام کی توسعہ کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی جانب بھی خصوصی توجہ دی اور ۲۹ھ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسعہ کا کام شروع ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کی کچھ دیواروں کی جگہ منقش پتھروں کی دیواریں تعمیر کر دیں جبکہ مسجد نبوی ﷺ کی چھت ساکھ کے تختوں سے تعمیر کروائی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلے روز بے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ مسجد نبوی ﷺ کی توسعہ کا کام شروع کیا جاسکے لیکن وہ لوگ جو مسجد نبوی ﷺ کے نواح میں آباد تھے وہ مسجد نبوی ﷺ سے اپنی قربت چھوڑنے کو ہرگز تیار نہ تھے۔ بالآخر پانچ برس کی مسلسل کوششوں کے بعد مسجد نبوی ﷺ کے گرد مکانات خرید لئے گئے اور پھر مسجد نبوی ﷺ کی توسعہ کا کام شروع ہوا جو کہ دس ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس توسعے میں مسجد کی چوڑائی میٹر کی گئی اور لمبائی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ والی برقرار رکھی گئی۔

○○○

قصہ نمبر ۶۳

قرآن مجید کو اصل حالت میں راجح کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کی قراءت میں اختلاف پیدا ہو گیا تو آپؐ نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے قرآن مجید کے مستند نسخہ مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کئے تاکہ قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں راجح ہو سکے۔ قرآن مجید کی سورتوں اور قراءت میں اختلاف حضرت حذیفہ بن یمانؑ نے دیکھا اور انہوں نے آذربائیجان، آرمینیہ، عراق اور شام کے معروکوں میں نو مسلموں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا تو انہوں نے آپؐ کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ اگر اس کا سد باب نہ کیا گیا تو قرآن مجید اپنی اصلی شناخت اور پیغام سے ہٹ جائے گا چنانچہ آپؐ نے ام المؤمنین حضرت سیدہ حفصةؓ کی طلبہؓ سے قرآن مجید کا وہ نسخہ منگلوایا جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں جمع کیا گیا تھا اور اس سے مختلف نقول کروا کر انہیں مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کیں تاکہ وہ قرآن مجید کو اس کی اصل میں راجح کر سکیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دور میں قرآن مجید جس رسم الخط میں تحریر کیا گیا وہ دسم الخط عثمانی کے نام سے مشہور ہوا اور قرآن مجید کی تحریر عرصہ دراز تک اسی رسم الخط میں ہوتی رہی۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دورِ خلافت میں تجمیع قرآن و تحفظ قرآن کی یہ تحریک ۲۵ھ کے اوائل میں مکمل ہوئی۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے اپنی ذاتی نگرانی میں تکمیل قرآن کا یہ کام مکمل کروایا اور قرآن مجید کے ان تمام نسخوں کی جو اس وقت تحریر کئے گئے ان کی تصدیق کی۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ لغت قریش و عرب کے ماہر تھے اس لئے آپؑ نے قرآن مجید کو قریشی لغت کے مطابق ترتیب دیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کے جو نسخ ترتیب دیئے گئے ان کی پشت پر ذیل کی عبارت تحریر تھی۔

”یہ وہ نسخہ ہے جس پر حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے اتفاق کیا اور ان کا اجماع تمام آیات قرآنی پر ہے۔“

قصہ نمبر ۶۴

اپنی فراست سے فتنہ کو ختم کیا

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تجمیع قرآن کے عظیم کارنامے کے بارے میں فرمایا۔

”اے لوگو! تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ مت کہا کرو، خدا کی قسم! انہوں نے جو کچھ کیا وہ ہم سب کے مشورہ اور اتفاق رائے سے کیا اور قرآن مجید میں راجح زائد لغات کو منسون کر کے اسے اصل قریشی لغت میں جمع فرمایا کیونکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اس اختلاف قراءات کی صورت میں ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ میری قراءات تجھ سے بہتر ہے اور میں جو پڑھتا ہوں وہ صحیح ہے اور یہ فتنہ عنقریب تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فہم و فراست سے ختم کیا اور قرآن مجید کو ایک قراءات پر جمع کیا تاکہ کسی میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔“

○○○

قصہ نمبر ۶۵

مدینہ منورہ کو سیلا ب سے محفوظ بنانے کے لئے بند کی تعمیر

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں سیلا ب آگیا جس سے مسجد نبوی ﷺ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہوا چنانچہ اس خطرے کا سد باب کرنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے چشمہ فیروز پر ایک بند تعمیر کر دایا تاکہ اگر دوبارہ کبھی سیلا ب آئے تو اس کا رخ مدینہ منورہ کی طرف نہ ہو سکے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے زارین اور تاجریوں کی سہولت کے لئے جدہ میں ایک بندرگاہ تعمیر کر دی۔ جدہ کی یہ بندرگاہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ترین تھی جبکہ اس سے پہلے مکہ مکرمہ کے لوگ شعبیہ کے مقام پر سمندری سفر کرتے تھے جو کہ مکہ مکرمہ سے نہایت دور واقع تھا۔

○○○

قصہ نمبر ۶۶

مہر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گمشدگی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور نبی کریم ﷺ کی مہر مبارک تھی جس پر ”محمد رسول اللہ ﷺ“ لکھا ہوا تھا۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ ایک کنویں کے پاس تشریف فرماتھے اتفاق سے وہ مہر مبارک آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔ اس کنویں میں پانی انسانی کمر تک تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اس مہر کو تلاش کیا گیا مگر وہ مہر نہ ملی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اعلان کروایا کہ میں مہر ڈھونڈنے والے کو ایک لاکھ درہم انعام دوں گا مگر اس کنویں کی منی تک کھود دی گئی مگر وہ مہر نہ ملی۔ اس مہر کی گمشدگی کے بعد لوگوں کی شکایات میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف مختلف فتنے سراہانے لگے۔

○○○

قصہ نمبر ۶۷

پھرول کا تسبیح بیان کرنا

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ گھر سے باہر نکلے اور چل دیئے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا اور پھر آپ ﷺ ایک جگہ تشریف فرمائے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو پوچھا۔
 ”ابوذر (ؓ) تم کیسے آئے ہو؟“

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بخوبی علم ہے۔ پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ آئے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے دامیں تشریف فرمائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر کہ بعد حضرت سیدنا عمر فاروقؓ تشریف لائے اور وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے دامیں تشریف فرمائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنیؓ تشریف لائے اور وہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے دامیں جانب تشریف

فرما ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے بھی آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور نبی کریم ﷺ نے زمین سے سات پھر اٹھائے اور ان پھروں نے تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے کچھ دیر بعد وہ پھر دوبارہ زمین پر رکھ دیئے اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ ان پھروں کو اٹھایا اور انہیں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھا اور ان پھروں نے پھر سے تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ پھر کچھ دیر بعد دوبارہ زمین پر رکھ دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان پھروں کو اٹھایا اور اب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ان پھروں نے پھر تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ پھر کچھ دیر بعد زمین پر رکھ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ پھر ان پھروں کو اٹھا کر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور ان پھروں نے پھر تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ان پھروں کو زمین پر رکھ دیا۔



قصہ نمبر ۶۸

حضور نبی کریم ﷺ کا بعض رکھنے والے
کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے مردی ہے فرماتے ہیں مدینہ منورہ میں
ایک شخص فوت ہو گیا۔ لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا نمازِ جنازہ پڑھانے
کی درخواست کی مگر آپ ﷺ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ شخص میرے عثمان ؓ سے
بعض رکھتا ہے اور جو میرے عثمان ؓ سے بعض رکھے گا میں اس کی نمازِ جنازہ
کھلی نہیں پڑھاؤں گا۔

○○○

قصہ نمبر ۶۹

اسراف پر کپڑ ہو گی

حضرت سعید بن سفیان قاریؓ فرماتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا تو اس نے وصیت کی کہ راہِ خدا میں سودینار صدقہ دینا۔ میں، حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپؓ کے پاس ایک شخص تشریف فرماتے ہیں نے قبازیب تن کر رکھی تھی جس کا گریبان اور کار ریشم کی کناری کا تھا۔ اس شخص نے میری قبا کو پھاڑنے کے لئے کھینچا۔ آپؓ نے اس شخص سے کہا کہ تم اسے چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر آپؓ نے فرمایا تم لوگوں نے دنیا میں ریشم استعمال کر کے جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔

حضرت سعید بن سفیان قاریؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میرا بھائی مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی تھی کہ سودینار راہِ خدا میں صدقہ کروں۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے پہلے کسی سے اس کے متعلق دریافت کرتے اور وہ ایسا جواب نہ دیتا جو میں تمہیں دوں گا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا کہ تم نے اس جاہل سے ایسا سوال کیوں پوچھا؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام قبول کرنے کا حکم دیا اور ہم نے اسلام قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہجرت کا حکم دیا تو ہم نے ہجرت کی اور ہم مہاجر ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد کا حکم دیا اور ہم مجاہد ہوئے اور تم اہل شام کے مجاہد ہو۔ تم یہ سودینار اپنے گھر والوں

پر خرچ کرو اور سود بینار کا گوشت خریدو اور تم اسے کھاؤ اور تمہارے گھروالے بھی اسے کھائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر تمہارے نامہ اعمال میں سات سو درہم کا ثواب لکھے گا اور ضرورت کے وقت گھروالوں پر خرچ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے جبکہ اسراف پر پکڑ ہوگی۔

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جب حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس سے واپس لوٹا تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ شخص کون تھا جس نے میری قباق چھپی تھی؟ لوگوں نے بتایا وہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا علی الرضا رضی اللہ عنہ کے گھر گیا اور عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ میں ایسا کیا دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں کو اور ریشم کو حلال جانے کی اور یہ پہلا ریشم ہے جو میں نے کسی مسلمان پر دیکھا۔

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا علی الرضا رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو واپس آ کر اپنی قباق فروخت کر دی۔

○ ○ ○

قصہ نمبر ۷۰

فطری رحمدی کی بناء پر لوگوں نے تنقید شروع کی

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد قریش خلفاء اور انصار و زراء قرار پائے۔ پھر جب فتوحات کا دروازہ کھلا اور سلطنت اسلامی عراق، ایران، شام، مصر اور فلسطین تک پھیل گئی۔ لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے مگر بدمتی یہ تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب نہ ہوئی جیسی صحبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئی تھی۔ یہ نو مسلم اگرچہ اسلام کی ترقی اور اسلامی فتوحات میں برابر کے شریک تھے مگر یہ اکثر سوچتے تھے کہ مہا جریں انصار و قریش ان پر حکومت کر رہے ہیں اور انہیں حکومت میں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت مختصر تھا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جلائی طبیعت سے ہر کوئی ڈرتا تھا اس لئے جب حضرت سیدنا عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی فطری رحمدی اور شرافت کی وجہ سے ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کر دی اور آپ رضی اللہ عنہ کے تعمیری کاموں کو بھی تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۱

عبداللہ بن سبا، شرپسندوں کا سر غنہ تھا

عبداللہ بن سبا نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلاف فتنہ کو ہوادینے میں اہم کردار ادا کیا۔ عبداللہ بن سبا نے خالد بن ملجم، کنانہ بن بشیر اور سودان بن حمران جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کیا جو اس کے ایک اشارے پر ہر کام کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ عبداللہ بن سبا نے ہر صوبے میں اپنے گھناؤنے مقصد کے لئے اپنے نمائندے مقرر کئے جو لوگوں کو بھڑکاتے تھے۔ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں نے بظاہر شرافت کا لبادہ اوڑھ کر ان لوگوں سے ملاقات کی جو کسی نہ کسی طرح آپ رضی اللہ عنہ سے نالاں تھے۔ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنزوں کے خلاف جعلی دستاویزات بھی تیار کر دائیں جن کو بنیاد بنا کر وہ لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا تھا۔

○○○

قصہ نمبر ۷۲

ایک اعتراض کا جواب

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ پر ایک شخص نے دورانِ حج اعتراض کیا آپ
رضی اللہ عنہ اپنے خاندان والوں کو نوازتے ہیں اور انہیں عطیات وغیرہ عطا فرماتے ہیں۔
آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا۔

”میں اپنے خاندان سے محبت کرتا ہوں اور اپنے خاندان کو جو
بھی عطیات وغیرہ عطا فرماتا ہوں وہ میرے ذاتی مال سے ہیں
نہ کہ بیت المال سے انہیں نوازتا ہوں اور ذاتی مال کے متعلق
کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مجھ سے دریافت کرے کہ میں اسے
کہاں خرچ کرتا ہوں۔“

○○○

قصہ نمبر ۷۳

شرپسند مدینہ منورہ میں

ابن سبا کی سازش نے آہستہ آہستہ رنگ لانا شروع کیا اور اہل مصر، کوفہ اور بصرہ کے لوگ آہستہ آہستہ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے خلاف ہونا شروع ہو گئے۔ مصر سے ایک ہزار شرپسندوں کا ٹولہ بظاہر حج کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کوفہ سے بھی ایک ہزار شرپسند اس میں شامل ہو گئے اور جب شرپسندوں کا یہ قافلہ بصرہ پہنچا تو وہاں سے بھی پانچ سو شرپسند اس قافلے میں شامل ہو گئے۔ ان لوگوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ یا تو وہ آپؐ کو معزول کروادیں گے یا انہیں قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد یہ لوگ اپنی حکمت عملی کے تحت چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر بجائے حکمنے کے مدینہ منورہ کے نواح میں جمع ہو گئے اور مدینہ منورہ سے باہر پڑا اور ڈال دیا۔

شرپسندوں کا وہ گروہ جو مصر سے چلا تھا وہ منصوبے کے مطابق حضرت سیدنا علی الرضاؑ کو خلیفہ بنانے کا خواہاں تھا جبکہ بصرہ کے شرپسند حضرت طلحہ بن عبید اللہؑ کو خلیفہ بنانے چاہتے تھے اور کوفہ کے شرپسند حضرت زبیر بن العوامؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ ان شرپسندوں نے اس مقصد کو پانے کے لئے یہ طے کیا کہ جو حضرت سیدنا علی الرضاؑ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں، جو حضرت طلحہ بن عبید اللہؑ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں اور حضرت زبیر بن العوامؓ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں۔

ان لوگوں نے حضرت سیدنا علی المرتضی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم سے ملاقاتیں کیں لیکن اپنے نہ موم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مصری گروہ چونکہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا حامی تھا اس لئے انہوں نے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد پینتر ابدلتے ہوئے ان سے کہا اگر ہمارے مصر کا عامل عبد اللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) معزول نہ ہوا تو ہم مدینہ منورہ سے نہ جائیں گے۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر بقدر ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور پھر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی ان شرپندوں کو مدینہ منورہ سے باہر ہی رہنے دیں اور ان کا مطالبه مانتے ہوئے عبد اللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو مصر کی امارت سے معزول کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ عبد اللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو معزول کرنے کے بعد میں کے مصر کی امارت سونپوں؟ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا آپ رضی اللہ عنہ مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے پرداز دیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے نام لکھتے ہوئے عبد اللہ بن سعد ابی سرح رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔

قصہ نمبر ۷۴

اشتر کی شر انگلیزیاں

ولید بن عقبہ جزیرہ کے گورنر تھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے انہیں جزیرہ کی گورنری سے ہٹا کر کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا مگر بعد میں ان کے خلاف شراب نوشی کے الزام کی تصدیق کے بعد انہیں کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص ؓ کو کوفہ کا گورنر بنادیا۔ حضرت سعید بن العاص ؓ نے اپنی تقریٰ کے بعد کوفہ کے روساء سے اپنے تعلق بڑھانے شروع کر دیئے جس کے لئے انہوں نے مختلف محافل کا انعقاد کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح ایک دن محفل کے دوران حضرت سعید بن العاص ؓ نے اسلامی فتوحات کا تذکرہ کرتے ہوئے قریش کی تعریف کی تو کوفہ کا ایک سردار اشتہر جو کہ اس محفل میں موجود تھا وہ مشتعل ہو گیا اور کہنے لگا کہ فتوحاتِ اسلامی میں قریش سے زیادہ ہمارا ہاتھ ہے۔ عبد الرحمن اسدی جواس وقت پولیس کا سربراہ تھا اس نے مداخلت کی لیکن ان لوگوں نے اس کو بہت مارا۔ ان فتنہ پرور لوگوں نے حضرت سعید بن العاص ؓ کو جنگ کرنا شروع کر دیا جس پر حضرت سعید بن العاص ؓ نے ان کی شکایت آپ ؓ سے کر دی۔ آپ ؓ نے انہیں حکم دیا وہ ان شرپندوں کو حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس شام بھیج دیں۔ حضرت سعید بن العاص ؓ نے ان شرپندوں کو شام حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس بھیج دیا جہاں حضرت امیر معاویہ ؓ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی

لیکن یہ ان سے بھی الجھ پڑے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو شام سے نکال دیا جہاں سے یہ لوگ جزیرہ چلے گئے اور وہاں کے گورنر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو آٹھے ہاتھوں لیا۔ جس سے ان لوگوں نے توبہ کر لی اور انہیں یقین دلایا کہ وہ آئندہ ایسی حرکتیں نہیں کریں گے اور ان کا سربراہ اشتر مدینہ منورہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور ان سے معافی مانگی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا اور اسے واپس جزیرہ بھیج دیا لیکن وہ اپنی فطرت کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد پھر ان شرائیز سرگرمیوں میں ملوث ہو گیا۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے شرائیزی پھیلانے والوں کو حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے حکم کے مطابق شام بھیج دیا تو مختلف شہروں کے نئے والی مقرر کرنے اور کوفہ میں عمرو بن حریث کو اپنا نائب مقرر کرنے کے بعد خود مدینہ منورہ روایہ ہو گئے۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے کوفہ سے جاتے ہی شرپندوں نے اپنی کارروائیوں کو تیز کر دیا اور یزید بن قیس نے علم بغاوت بلند کر دیا جو کہ عبد اللہ بن سبا کا پیروکار تھا اور اسی کی تحریک پر اس نے علم بغاوت بلند کیا تھا۔ یزید بن قیس کا موقف تھا کہ اسے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے کوئی شکایت نہیں لیکن اسے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے شکایات ہیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے کوفہ واپس آئے تو قادیہ کے مقام پر یزید بن سعید نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک لیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ واپس مدینہ منورہ چلے جائیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام نے کہا کہ یہ ممکن نہیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو فہ کے گورنر ہیں جس پر یزید بن سعید اور اس کے ساتھیوں نے اس کو خوب مارا اور حضرت

سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جاؤ اور جا کر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے کہہ دو کہ وہ ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہ) کو کوفہ بھیجیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ جا کر تمام روئیداد حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے گوش گزار کی جس پر انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا جنہوں نے کوفہ پہنچتے ہی سب سے پہلے ایک خطبہ دیا اور لوگوں کو پر امن رہنے کی درخواست کی جس پر لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پر امن رہنے کا وعدہ کیا۔



قصہ نمبر ۷۵

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی جانب سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کے بعد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو حالات قدرے بہتر ہونا شروع ہو گئے جس سے عبد اللہ بن سبا اور اس کے شرپند ساتھی پریشان ہو گئے کیونکہ ان کا سارا منصوبہ ختم ہونے لگا تھا۔ عبد اللہ بن سبا نے اپنے ناپاک عزم کے حصول کے لئے اپنے مقلدین کو نئے سبре سے سرگرم ہونے کا حکم دیا اور خود بصرہ میں حکیم بن جبلہ عدی کے مکان پر پہنچ گیا۔ بصرہ پہنچنے کے بعد اس نے ایک مرتبہ پھر لوگوں کو اہل بیت کی محبت کے پردے میں آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ حکیم بن جبلہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے عبد اللہ بن سبا کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ عبد اللہ بن سبا اس دوران بصرہ میں ایک مرتبہ پھر فسادات شروع کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا وہ حکیم بن جبلہ کے نکالنے کے بعد بصرہ سے مصر پہنچ گیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے حمران بن عفان کو ایک عورت کے ساتھ اس کی عدت میں نکاح کرنے پر کوڑے لگوائے تھے اور اسے جلاوطن کر کے بصرہ پہنچ دیا تھا۔ حمران بن عفان نے بصرہ جا کر آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔

عبداللہ بن سبانے بھی اب نہایت زور و شور سے اپنی مہم کو شروع کر دیا جس سے حالات خراب ہونا شروع ہو گئے جس سے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ اور ان کے گورزوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ عبداللہ بن سبانے حضرت سیدنا علی المرتضیؑ سمیت دیگر اکابر صحابہ کرامؓ کو خط لکھے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے حالات کی غنیمت کو محسوس کرتے ہوئے آپؑ سے ملاقات کی۔ آپؑ کی اس ملاقات سے پہلے باغیوں کا ایک گروہ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ سے ملاقات کر کے ان سے حضرت امیر معاویہؑ کی شکایات کر چکا تھا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے آپؑ سے حضرت امیر معاویہؑ کے اختیارات کی بات کی اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپؑ نے امیر معاویہؑ (رضی اللہ عنہ) کو گورنر مقرر نہیں کیا انہیں حضرت سیدنا عمر فاروقؑ نے گورنر مقرر کیا تھا لیکن ان کے دور میں امیر معاویہؑ (رضی اللہ عنہ) خود سے کوئی فیصلے نہیں کرتا تھا جبکہ آپؑ نے اسے قدرے ڈھیل دے رکھی ہے۔

○○○

قصہ نمبر ۷۶

رب باری تعالیٰ سے ملاقات کی بشارت

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو شہید کیا گیا اس وقت غیب سے با آوازِ بلند ندا کی گئی۔ ”عثمان (رضی اللہ عنہ) کو راحت اور خوبی کی بشارت ہو، ناراض نہ ہونے والے رب کی ملاقات کی خوشخبری ہو، اللہ کے زعفران اور رضوان کی بشارت ہو۔“

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب یہ ندانی تو اردو گرد دیکھنا شروع کر دیا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا جبکہ یہ ندابار بار بلند کی جا رہی تھی۔

○○○

قصہ نمبر ۷۷

تم نے تلوار کو اپنی گردنوں پر رکھ لیا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب بلاسیوں کو دیکھا کہ وہ ان کو شہید کرنے کے درپے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تین آدمیوں کے علاوہ کسی کا قتل جائز نہیں، ایک زانی، دوسرا مرتد اور تیسرا قاتل بغیر حق کا، کیا تم مجھے ان تینوں جرام میں سے کسی جرم کا مرتكب پاتے ہو، یاد رکھو! اگر تم نے مجھے قتل کر دالا تو تم نے تلوار کو اپنی گردنوں پر رکھ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ تم میں سے اختلاف کو ختم نہ کرے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان حرف بہ حرف ثابت ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار چلانے والے سودان بن عمران کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے قتل کیا، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے تلوار چھیننے والے کو ایک اور غلام نے قتل کیا، محمد بن ابی بکر کو مصر میں قتل کیا گیا، بشیر بن کنانہ شامی فوج کے ہاتھوں مارا گیا، عمرو بن الحمق کو بھی شامی فوج نے قتل کیا۔

○○○

قصہ نمبر ۷۸

پدسلوکی کرنے والے کے ہاتھ کٹ گئے

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ملک شام میں موجود تھا میں نے ایک شخص کو با آواز بلند صدا لگاتے دیکھا کہ میں جہنمی ہوں۔ میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا تھا اور زمین پر چہرے کے بل اوندھا گرا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا یہ حال کیا ہے؟ اس نے کہا میرے حال کے متعلق مت پوچھو، میں ان بد نصیب لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ جب میں آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے ان کے نزدیک پہنچا تو ان کی زوجہ نے مجھے ڈانٹ پلائی جس پر میں نے انہیں تھپٹ مار دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری اس حرکت پر فرمایا اے بد بخت! اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دے اور تیری دونوں آنکھیں اندھی کر دے اور تجھے جہنم میں ڈال دے۔ میں، آپ رضی اللہ عنہ کے الفاظ سن کر کاٹ پ اٹھا اور میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ میں وہاں سے بھاگ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی باتیں پوری ہوئیں اور میرے دونوں ہاتھ، پاؤں کٹ گئے اور میری آنکھیں اندھی ہو گئیں، مجھے یہ بھی یقین ہے کہ میں جہنم میں ڈالا جاؤں گا اسی لئے اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

○○○

قصہ نمبر ۷۹

حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ

روزہ افطار کرنا

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلایوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا پانی بند کر دیا تو اس دوران میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ روزہ سے تھے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کہیں تو میں پانی کا کچھ انتظام کروں؟

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت با سعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ)！ ظالموں نے تیرا پانی بند کر دیا ہے اور تو پیاس سے بے قرار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ایک ڈول میری جانب لٹکایا جو کہ نہایت شیریں اور ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے اس پانی کو پیا اور سیراب ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے سے فرمایا۔

”اے عثمان (رضی اللہ عنہ) ! اگر تم چاہو تو میں ان باغیوں کے مقابلے میں تمہاری مدد فرماؤ یا پھر تم چاہو تو روزہ میرے پاس آ کر

افطار کرو۔“

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کرنا میں اپنی سب سے بڑی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)! حضور نبی کریم ﷺ کے ذول سے میں نے جو پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اب بھی اپنی چھاتی پر محسوس کرتا ہوں۔“

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ سے اجازت لے کر واپس آگیا اور اسی شام آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ اس وقت روزے سے تھے۔

○○○

قصہ نمبر ۸۰

مُدْفَنِ کی پیشگی خبر دینا

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمان غنیؑ مدینہ منورہ سے نکلے اور جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جو ”حش کوکب“ کہلاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں کھڑے ہو کر فرمایا عنقریب یہاں ایک مرد صالح کو دفن کیا جائے گا۔ حش کوکب، جنت البقیع کی ایسی جگہ تھی جہاں کوئی دفن نہ تھا اور یہ جگہ قبرستان سے ہٹ کر تھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس وقت فسادات کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس نہ لے جایا جا سکا اور جلدی میں جنت البقیع کی اسی جگہ جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرد صالح کے دفن ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو حش کوکب میں دفن کیا گیا اس وقت تک وہاں کوئی اور قبر موجود نہ تھی۔

○○○

قصہ نمبر ۸۱

توفیں میں ملائکہ کی شرکت

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا گیا تو بلا ایسیوں کی ہلڑ بازی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک تین دن تک بغیر کفن کے پڑا رہا۔ تین دن بعد چند جانثروں نے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر رات کے اندر ہیرے میں آپ رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو کر جسم مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور جنت البقیع میں لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے رات کے اندر ہیرے میں ہی جنت البقیع میں قبر مبارک کھودی۔ جس وقت یہ لوگ جنت البقیع میں داخل ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے سواروں کی ایک جماعت دیکھی۔ یہ لوگ گھبرا گئے اور جنازہ چھوڑ کر بھاگنے کا ارادہ کیا تو سواروں کے سردار نے کہا تم لوگ ہم سے نہ ڈرو ہم تو حضرت سیدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) کی تدفین میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔ پھر وہ سوار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ اور تدفین تک وہیں موجود رہے۔ جن لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین کی وہ لوگ قسم کھا کر کہتے تھے کہ سواروں کا وہ لشکر ملائکہ کا تھا۔



قصہ نمبر ۸۲

بعض رکھنے کا انجام

روايات میں آتا ہے کہ حاج کرام کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اور یہ قافلہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے مزارِ پاک کی زیارت اور فاتحہ خوانی کے لئے جنت البقع حاضر ہوا۔ حاج کرام کی اس جماعت میں ایک شخص آپؑ سے بعض رکھتا تھا۔ جب حاج کا گروہ مزارِ پاک پر حاضر ہوا تو یہ شخص جنت البقع سے باہر ہی رک گیا اور کہا کہ میں مزارِ پاک پر نہیں جاؤں گا۔ حاج کرام کا یہ قافلہ جب زیارات کے بعد اپنے وطن واپس روانہ ہوا تو راستے میں ایک خونخوار درندہ نے اس شخص کو دبوچ لیا جو آپؑ سے بعض رکھتا تھا۔ اس خونخوار درندہ نے اس شخص کو چند لمحوں میں ہی چیز پھاڑ کر کھا لیا۔ قافلے والوں نے جب یہ منظر دیکھا تو ان کے منہ سے بے اختیار لکلا کہ یہ آپؑ سے بعض کا نتیجہ ہے۔

○○○

قصہ نمبر ۸۳

حضرت نبی کریم ﷺ سے

معاہدہ کی پاسداری

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے فلاں صحابی کو بلاو۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کیا حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تو پھر کیا حضرت سیدنا علی الرضاؓ کو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کے بلاو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کو۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں میں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو بلوایا۔ آپؓ آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور پھر آپؓ سے سرگوشی میں کچھ کہنے لگے جس سے آپؓؓ کا چہرہ متغیر ہو گیا چنانچہ جب یوم وار ہوا یعنی جس دن آپؓؓ کو شہید کیا گیا تو صحابہ کرامؓؓ نے آپؓؓ سے دریافت کیا کہ آپؓؓ ان سے کیوں نہیں لڑتے؟ آپؓؓ نے فرمایا۔

”میں ان سے نہیں لڑوں گا کیونکہ حضور نبی کریمؐ نے مجھ

سے ایک عہد لیا ہے اس لئے میں صبر کروں گا۔“

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

”میرا خیال ہے حضور نبی کریمؐ کی سرگوشی یا وہ معاهدہ اسی
دن کے لئے تھا۔“



قصہ نمبر ۸۴

ایک مسلمان کو قتل کرنا گویا تمام مسلمانوں کو قتل کرنا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس گیا جب شرپندوں نے ان کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! اب تو قال حلال ہو گیا آپؓ ہمیں اس بات کی اجازت دیجئے تاکہ ہم شرپندوں کو ختم کر سکیں۔ آپؓ نے فرمایا۔

”اے ابو ہریرہؓ! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ مسلمان بھائی کا قتل کرو۔ پس اگر تم ایک بھی مسلمان کو قتل کیا تو تم نے تمام مسلمانوں کو قتل کیا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی بات سن کر واپس لوٹ آیا۔

قصہ نمبر ۸۵

میری وجہ سے کسی مسلمان کا

خون نہ بہایا جائے

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین! آپؑ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان باغیوں سے جنگ کروں؟ آپؑ نے فرمایا۔

”میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں اس مسلمان کے بارے میں جس کا خون میری وجہ سے بہایا جائے۔“

○○○

قصہ نمبر ۸۶

غنی وہ ہے جو اپنا ہاتھ اور تلوار روک لے

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس اس حالت میں گیا کہ ان کے مکان کا محاصرہ شرپندوں نے کر کھا تھا۔ میں نے ان سے شرپندوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میرے نزدیک تم میں سب بے زیادہ غنی وہ ہے جس نے اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار روک لی۔“

○○○

قصہ نمبر ۸۷

صبر تمہارے لئے بروزِ حشرِ جھٹ ہو گا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ ان کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ مجھے باغیوں سے لڑنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے میری بات کے جواب میں فرمایا کہ

”اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! صبر کرو یہ بات بروزِ محشرِ تمہارے لئے جھٹ پکڑنے میں بہت کامل ہو گی۔“

○○○○

قصہ نمبر ۸۸

میں جنگ نہیں چاہتا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس آئے اور عرض کیا امیر المؤمنین! النصار دروازے پر موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم پہلے کی طرح پھر اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میں جنگ نہیں چاہتا۔“



قصہ نمبر ۸۹

تم جنگ و جدل سے بچو

حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس آ کر عرض کیا کہ کب تک آپ ہمارے ہاتھوں کو روکے رہیں گے؟ ہم کھالئے گئے، اس قوم میں سے بعضوں نے ہمیں تیروں کا نشانہ بنایا اور بعضوں نے ہمیں پھرلوں سے مارا، بعضوں نے ہم پر تکوار سوتی، آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اللہ کی قسم! میں جنگ نہیں رکھتا اور اگر میں جنگ کا ارادہ کروں تو میں بیچ جاؤں گا لیکن میں اپنا معاملہ اللہ کے پر دکرتا ہوں اور ان لوگوں کو اور جوان لوگوں کو عینہ والا ہے ان کو بھی اللہ کے حوالے کرتا ہوں پس تم جنگ و جدل سے بچو۔“

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کبھی کسی سے کچھ نہ پوچھوں گا اور یہ کہہ کر باغیوں سے لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ زخمی ہوئے۔



قصہ نمبر ۹۰

ہمسائیگی رسول اللہ ﷺ سے محرومی گوارا نہیں

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؓ لوگوں کے امام ہیں اور آپؓ پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے جس کو آپؓ دیکھ رہے ہیں، میں آپؓ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے کسی کو اختیار کر لیں۔ اول آپؓ نکلیں اور ان باغیوں سے لڑیں، ہم آپؓ کے ساتھ ہیں کیونکہ آپؓ حق پر ہیں، دوم یہ کہ آپؓ یہاں سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے جائیں کیونکہ آپؓ جب تک مکہ مکرمہ میں رہیں گے یہ آپؓ کے خون کو حلال نہ سمجھیں گے، سوم یہ کہ آپؓ ملک شام چلے جائیں کیونکہ ملک شام کے لوگ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ ہیں۔ آپؓ نے فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں وہ پہلا شخص نہیں ہونا چاہتا جو امت میں خونزیزی کرے اور اگر مکہ مکرمہ چلا جاؤں تو مجھے ڈر ہے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ قریش کا جو آدمی مکہ مکرمہ میں بے دینی کرے گا اس کے اوپر تمام عالم کا آدھا عذاب ہوگا اور میرے نفس کا کیا اعتبار اور جہاں تک بات ہے ملک شام جانے کی تو میں مدینہ منورہ چھوڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کی ہمسائیگی سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔

○○○

قصہ نمبر ۹۱

حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ اور ایک آدمی حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے حج کے لئے اجازت طلب کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دے دی۔ حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کل کو جب یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ پر غالب آجائیں تو ہمیں کس کے ساتھ رہنا چاہیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جماعت کے ساتھ رہنا۔ حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر ان باغیوں کی جماعت غالب رہی تو پھر؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جماعت کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہو۔

○○○

قصہ نمبر ۹۲

مجھے خون کی حاجت نہیں

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور کہا کہ امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے اور ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری دیکھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور پھر ان کی فرمانبرداری کی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور پھر ان کی فرمانبرداری کی۔ آج مجھ پر دو قرض ہیں ایک میرے والد کا اور دوسرا خلافت کا، میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اے ابن عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ تم کو جزائے خیر دے مجھے خون کی حاجت نہیں۔“



قصہ نمبر ۹۳

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

کو قتال سے منع فرمانا

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”نہیں میرے بھائی کے بیٹے! تم واپس جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کو پورا کر دے۔“

○○○

قصہ نمبر ۹۴

تم مجھے ناحق قتل کرنا چاہتے ہو

حضرت ابو مامہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے گھر پر موجود تھا جب باغیوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ آپؓ نے باغیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”تم لوگ میرے قتل کے درپے ہو میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون مساوئے تین باتوں کے حلال نہیں۔ اول وہ جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہو، دوم جس نے زنا کیا ہوا اور سوم جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو۔ پس اللہ کی قسم! میں نے ان تینوں میں سے کوئی کام نہیں کیا پھر بھی تم مجھے ناحق قتل کرنا چاہتے ہو۔“

○○○

قصہ نمبر ۹۵

روزِ حشر تک تمہارے اختلافات

کبھی ختم نہ ہوں گے

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شرپندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے لوگو! تم مجھے ایسی باتوں پر لعن طعن کرتے ہو جو تم نے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں من و عن قبول کیں، میں نے تم سے نرمی برتنی اور مردودت سے کام لیا اس لئے

تمہاری یہ جرأت ہوئی کہ تم آج اس حد تک چلے گئے۔ میں

تمہارا مسلمان بھائی ہوں اور جہاں تک میرے بس میں تھا میں

نے تمہاری اصلاح کی کوشش کی، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر

پوچھتا ہوں کیا تم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہ مانگی تھی کہ اللہ ایسی ہستی کو تم پر

امیر بنائے جو تم سب کے لئے قابلِ احترام ہو، کیا تم میرے

سابق الاسلام ہونے کو نہیں جانتے، کیا تم جانتے نہیں کہ حضور

نبی کریم ﷺ نے میرے قتل کی افواہ پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سے بیعت لی تھی، کیا تم جانتے نہیں کہ دینِ اسلام کے لئے میری

کیا خدمات ہیں، یاد رکھو! اگر تم نے مجھے ناقابل قتل کیا تو روزِ حشر
تک کبھی تمہارے اختلافات ختم نہ ہوں گے اور تمہاری گرد نیں
تلواروں سے بچ نہ پائیں گی۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا خطاب سن کر شرپندوں میں سے آواز آئی
بے شک آپؑ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے ہیں مگر ہم
آپؑ کو خلافت سے ہٹائے بغیر پچھے نہیں ہیں گے۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی اس تقریر کے بعد شرپندوں نے آپؑ
ؑ کے مکان کے گرد گھیرا مزید تجسس کر دیا اور بختی کے ساتھ کھانے پینے کی چیزوں کو
اندر جانے سے روک دیا۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ اس معاملے
میں نہایت پریشان تھیں انہوں نے حضرت سیدنا علی المرتضی، حضرت زبیر بن العوام
اور حضرت طلحہ بن عبید اللہؑ جیسے جلیل القدر صحابہؓ جنہوں نے صلح کی کوششیں کی
تھیں ان کو ناکام ہوتے دیکھ لیا تھا اور ان کے پیش نظر ام المؤمنین حضرت ام جبیہؓ
ؓ کا بھی حال تھا کہ ان شرپندوں نے ان کے ساتھ کیسے بد تیزی کی تھی۔ آپؑ
ؓ نے اس نازک موقع پر حج کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کو ساتھ چلنے
کے لئے کہا لیکن محمد بن ابی بکر نے انکار کر دیا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے
اپنے بھائی محمد بن ابی بکر سے کہا اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں ان شرپندوں کو باز
رکھ سکوں تو میں ان کے اس ناپاک ارادے کو پورا نہ ہونے دوں۔

قصہ نمبر ۹۶

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو امیر الحج مقرر فرمانا

حج کا مہینہ شروع ہوا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جو کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے باہر پھرہ دے رہے تھے ان کو بلا یا اور ان سے کہا کہ میں تمہیں اس سال امیر الحج مقرر کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ میرے لئے ان شرپندوں سے لڑنا حج کرنے سے افضل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! تم ان سے نہیں لڑو گے اور میں تمہیں لوگوں پر امیر الحج مقرر فرماتا ہوں چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ناچار آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کو تسلیم کر لیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے مجھے امیر الحج مقرر کیا تو میں نے لوگوں کو حج کرایا اور انہیں حج کا خطبہ دیا۔ جب میں حج کے بعد واپس مدینہ منورہ آیا تو شرپند، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تھے۔

○○○

قصہ نمبر ۹۷

شہادت ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۱۸ ذی الحجه ۳۵ھ بروز جمعہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھے۔ آپؑ کی زوجہ حضرت نائلہؓ بھی آپؑ کے پاس موجود تھیں۔ چند شرپسند مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے ان میں محمد بن ابوکبر بھی شامل تھے۔ محمد بن ابوکبر نے آگے بڑھ کر آپؑ کی داڑھی مبارک پکڑی اور برائی کھلا کھنا شروع کر دیا۔ آپؑ نے محمد بن ابوکبر سے فرمایا۔

”اگر تمہارے والد زندہ ہوتے تو وہ کبھی میری داڑھی کو یوں نہ پکڑتے اور میرے بڑھاپے کا احترام کرتے، میں تمہارے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلبگار ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔“

محمد بن ابوکبر نے جب آپؑ کی بات سنی تو ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور واپس چلے گئے۔

روايات میں آتا ہے کہ شرپسندوں نے جب حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو شہید کرنے کے لئے مکان پر باقاعدہ حملہ کیا تو اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی حفاظت پر تعینات حضرت سیدنا امام حسن، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ اور دیگر نے ان سازشیوں کو روکنے کی کوشش اور ان سے مقابلہ کر کے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور

کر دیا۔ آپؑ نے جب لڑائی کی صورتحال دیکھی تو آپؑ نے انہیں لڑائی کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں کسی مسلمان کا خون بہانا نہیں چاہتا۔

جس وقت شرپندوں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے مکان پر حملہ کیا

حضرت عبد اللہ بن سلامؑ تشریف لائے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈراحتا ہوں، اگر تم

نے عثمانؑ کو قتل کر دیا تو اس کی معافی تمہیں کبھی نہ ملے

گی اور اللہ تعالیٰ ایک عثمانؑ کے بدالے اسی ہزار کو قتل

کرے گا، جب تک عثمانؑ زندہ ہیں مدینہ منورہ کی

حافظت فرشتے کر رہے ہیں اور جب تم عثمانؑ کو قتل

کر دو گے یہ فرشتے یہاں سے چلے جائیں گے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ بروز شہادت روزہ سے تھے۔ جب شرپندوں

نے آپؑ پر حملہ کیا آپؑ نماز سے فارغ ہونے کے بعد قرآن مجید کی

تلاوت میں مصروف تھے۔ آپؑ نے شرپندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں آج بھی

اس عہد پر قائم ہوں۔“

محمد بن ابو بکر کے جانے کے بعد سودان بن حمران اور قتیرہ آگے بڑھے اور

انہوں نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس دوران غافقی

جس کے ہاتھ میں لو ہے کا ہتھیار تھا اس نے وہ ہتھیار حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے

سر پر دے مارا۔ اس دوران سودان بن حمران تکوار لئے آگے بڑھا اور آپؑ کو

لکارتے ہوئے بولا اے عثمانؑ! تو کس دین پر ہے؟ آپؑ نے فرمایا۔

”میں دینِ محمدی پر ہوں۔“

سودان بن حمران نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا جواب سن کر تکوار کا وار کیا جسے آپؑ نے اپنے ہاتھ سے روکا اور ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ آپؑ نے فرمایا۔

”یہ وہ ہاتھ تھا جس سے میں وحی لکھتا تھا اور آج یہ ہاتھ را ہ حق میں کٹ گیا اور یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔“

اس دوران ایک اور ظالم آگے بڑھا اور اس نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی پیشانی پر برچھی بے زخم لگایا اور اس کے بعد ان ظالموں نے لگاتار وار کرنے شروع کر دیئے۔ آپؑ کے سامنے قرآن مجید پڑھا ہوا تھا اور آپؑ کے خون مبارک کا پہلا قطرہ جس آیت پر گرا وہ یہ تھی۔

فَسِيْكِفِيْكُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

”تمہارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے کلمہ شہادت پڑا اور زمین پر گر پڑے ان ظالموں نے آپؑ کے جسم مبارک کو ٹھوکریں مارنا شروع کر دیں جس سے آپؑ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

○ ○ ○

قصہ نمبر ۹۸

قاتلین کے لئے آگ اور ذلت کے گڑھے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یومِ دار میں جب حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے گھر کا محاصرہ باغیوں نے شدید کر دیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ اپنے مکان سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کے ہمراہ حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ، آپ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور شرپندوں کو دہاں سے بھگا دیا۔ پھر حضرت سیدنا علی المرتضیؑ، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے سلام کرنے کے بعد عرض کیا امیر المؤمنین! بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ امر اس وقت تک حاصل نہیں کیا جب تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہمراہوں سمیت ان کا مقابلہ جو شکست کھانے والے تھے نہ کر لیا اور خدا کی قسم! اس قوم کے متعلق اس کے سوا اور کوئی گمان نہیں کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ میں حکم دیں کہ ہم ان سے لڑیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے ہو جس آدمی نے اللہ کے لئے حق کو دیکھا اور اس بات کا اقرار کیا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے بارے میں نہ تو کسی کا خون بھایا جائے اور نہ خود کا خون بہنے دیا جائے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے ایک مرتبہ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی

جائے لیکن حضرت سیدنا عثمان غنیؑ نے پھر وہی جواب دیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے جب آپؑ کا جواب سناتو آپؑ ان کے گھر سے نکلے اور یہ کہتے جاتے۔

”اے اللہ! تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی کوشش کی انتہاء کر لی۔“

پھر حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے آپؑ سے امامت کے لئے درخواست کی لیکن آپؑ نے امامت کرانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایسی حالت میں تمہاری امامت کروں جبکہ تمہارا امام موجود ہو اور اسے قید کر دیا جائے۔ اس کے بعد آپؑ نے تنہا نماز ادا کی اور گھر پہنچ گئے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ جب گھر پہنچ تو حضرت سیدنا امام حسنؑ کچھ لوگوں کے ساتھ گھر پہنچے اور آپؑ کو بتایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے گھر کا محاصرہ شدید ہو گیا ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے یہ سن کر فرمایا یہ باغی انہیں شہید کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو الحسن (رضی الفائز)!

آپؑ، حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو قتل کئے جانے کے بعد کس مقام پر دیکھتے ہیں؟ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا میں ان کو جنت کے باغات میں دیکھتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو الحسن (رضی الفائز)!

ان باغیوں کا کیا انجام ہوگا؟ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے فرمایا یہ سب آگ اور ذلت کے گڑھوں میں ہوں گے۔

قصہ نمبر ۹۹

تدفین ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا جسم اطہر تین دن تک آپؑ کے گھر بے گور و کفن پڑا رہا۔ آپؑ کے گھر کے اروگرد ساز شیوں نے شورش برپا کر رکھی تھی۔ بالآخر حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی شہادت کے چوتھے روز حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم، حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان ساز شیوں کو سمجھائیں اب تو وہ آپؑ کی تدفین کرنے دیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ ساز شیوں کے پاس پہنچ تو آپؑ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسن، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور دیگر کو حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کا جنازہ لاتے دیکھا۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے جنازہ کے ہمراہ کچھ رشتہ دار بھی تھے۔ شرپندوں نے کوشش کی کہ وہ آپؑ کے جنازے کو روکیں لیکن حضرت سیدنا علی المرتضیؑ نے مدینہ منورہ کے چند جوانوں کو حکم دیا کہ اگر یہ کچھ کریں تو ان کے ساتھ بختی سے نمٹا جائے۔ حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کو جنت البقیع سے ملحقہ باغِ حش کو کب میں لا یا گیا جو آج کل جنت البقیع کا حصہ ہے۔ حضرت جبیر بن معطعم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دیگر اکابرین نے آپؑ کو قبر مبارک میں اٹا را۔

قصہ نمبر ۱۰۰

اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سکتہ طاری ہو گیا

حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی شہادت کی خبر سن کر حضرت سیدنا علی المرتضی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین سکتے میں آگئے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیؑ غم و غصے کی حالت میں حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کے گھر پہنچے اور ان کے گھر کی حفاظت پر مأمور اپنے دونوں بیٹوں کو جھڑکتے ہوئے فرمایا میں نے تم دونوں کو ان کی حفاظت کے لئے مأمور کیا اور تمہارے ہوتے ہوئے انہیں شہید کر دیا گیا۔

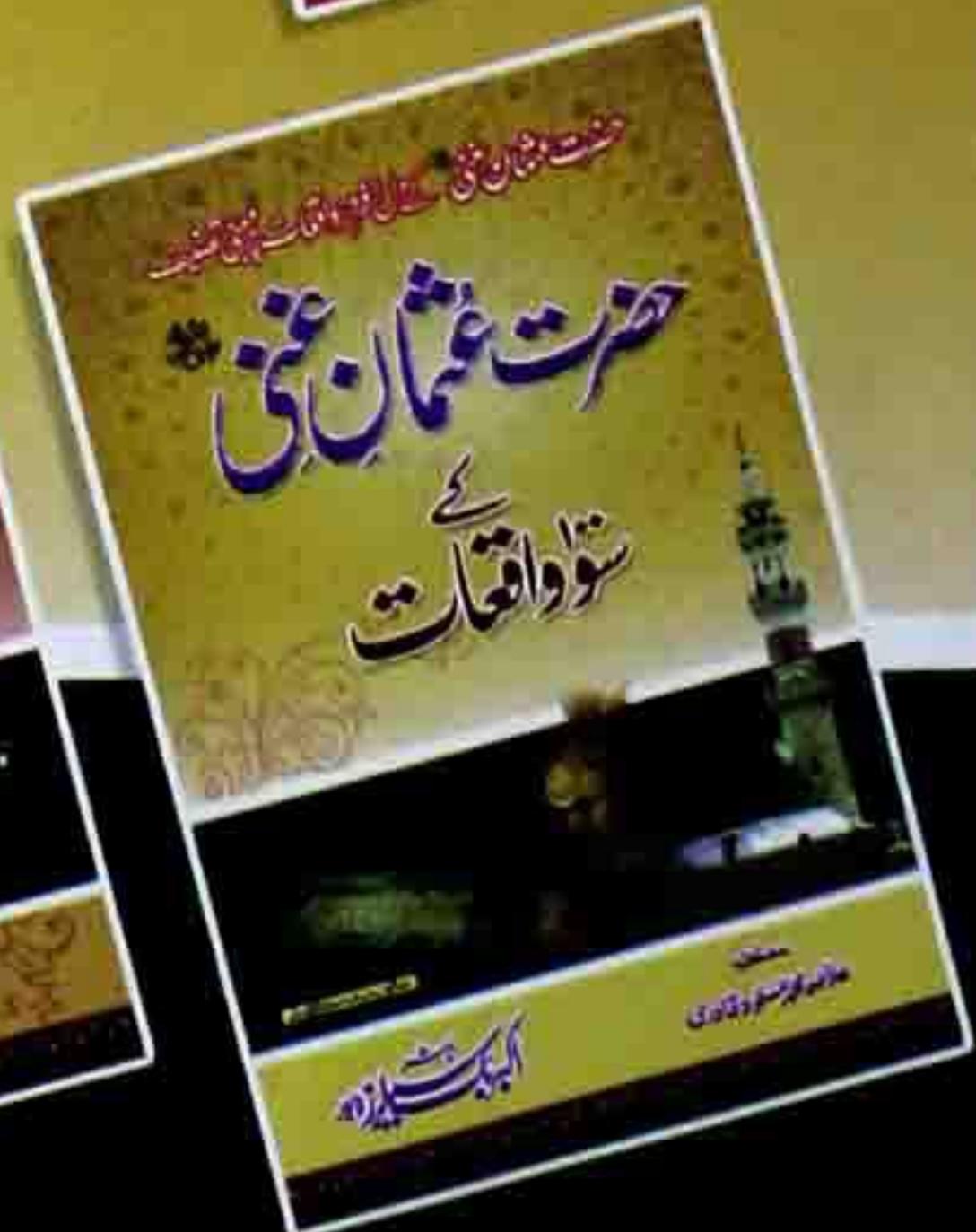
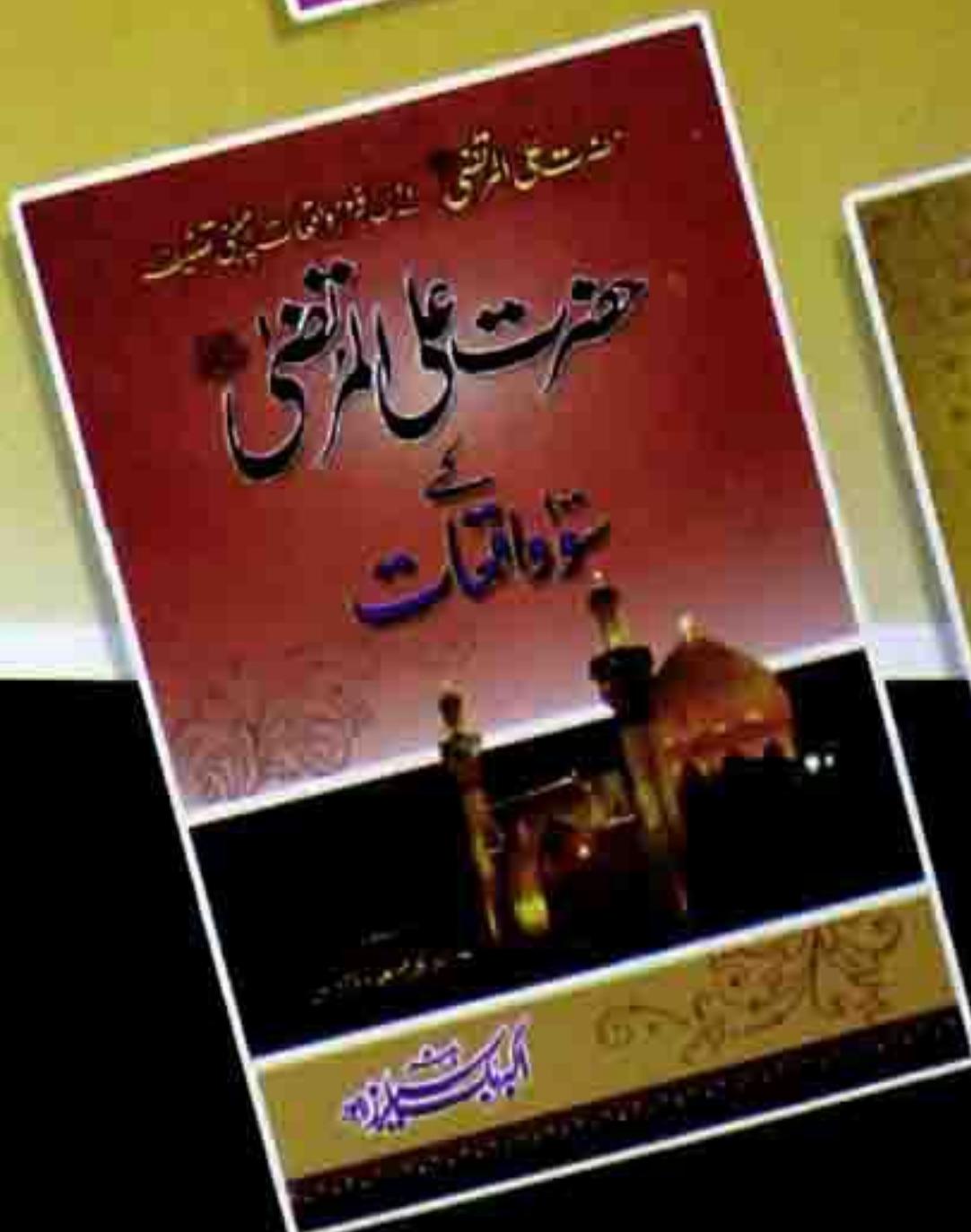
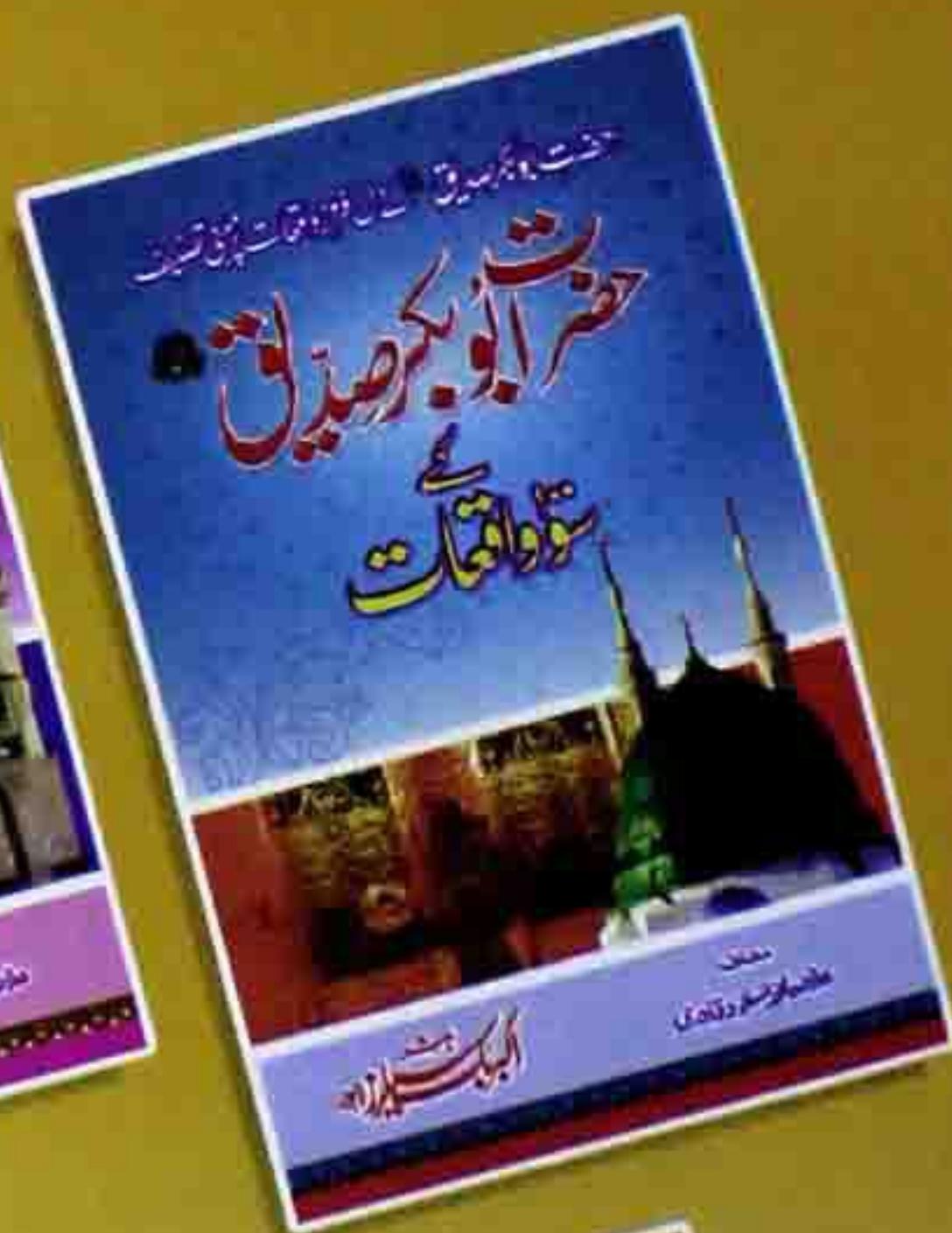
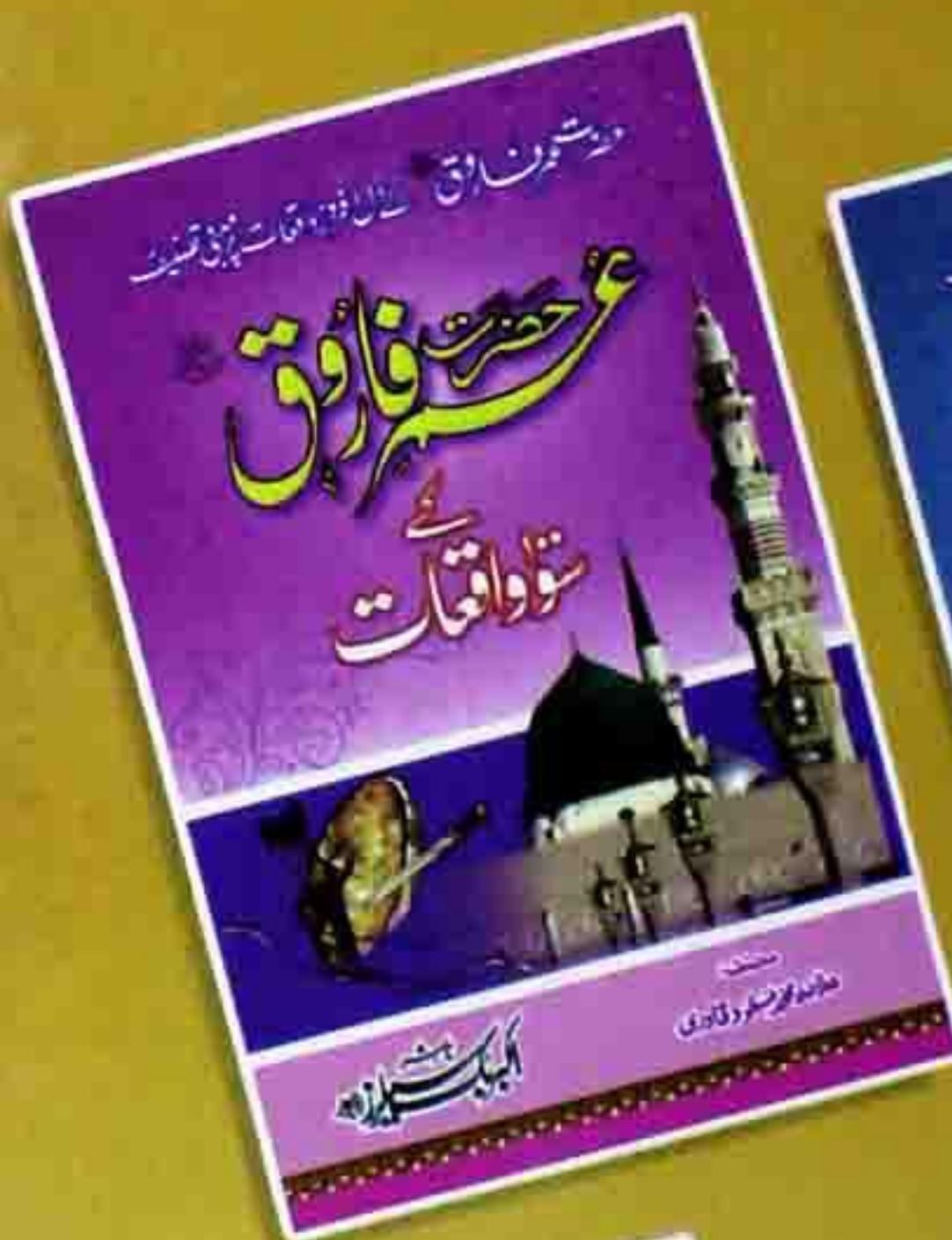
حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو جھڑکا اور شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم حضرت سیدنا عثمان غنیؑ کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اپنے بیٹے حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما کو دھکے دیئے اور سخت سست کہا۔

○○○

کتابیات

- ۱۔ بخاری شریف از امام اباعلیٰ بخاری عَلِیٰ بْنُ الْمَقْدَسِ
- ۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم عَلِیٰ بْنُ حَمْدَنْ
- ۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفرد اعماد الدین ابن کثیر عَلِیٰ بْنُ حَمْدَنْ
- ۴۔ مشکوٰۃ شریف
- ۵۔ ترمذی شریف
- ۶۔ تفسیر روح المعانی
- ۷۔ مسند امام احمد
- ۸۔ تاریخ طبری
- ۹۔ شاہ کار سخاوت
- ۱۰۔ کنز العمال
- ۱۱۔ شعب الایمان
- ۱۲۔ تفسیر کبیر
- ۱۳۔ تفسیر خازن
- ۱۴۔ کرامات صحابہ
- ۱۵۔ سیرت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ از محمد حیب القادری
- ۱۶۔ سیرت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ از سید ارتضی علی کرمانی



ابن حکیم شاہ

پرنیشور ۳۰ آنڈہاند لاہور

Marfat.com